https://www.studiestoday.com

درجہ - 10

لالہ وگل

حصہ - 2

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

INDIAN ARMY

Arms you FOR LIFE AND CAREER AS AN OFFICER
Visit us at www.joinindianarmy.nic.in
or call us (011) 26173215, 26175473, 26172861

Ser NO	Course	Vacancies Per Course	Age	Qualification	Appln to be received by	Training Academy	Duration of Training
1.	NDA	300	16½ - 19 Yrs	10+2 for Army 10+2 (PCM) for AF, Navy	10 Nov & 10 Apr (by UPSC)	NDA Pune	3 Yrs + 1 yr at IMA
2.	10+2 (TES) Tech Entry Scheme	85	16½ - 19½ Yrs	10+2 (PCM) (aggregate 70% and above)	30 Jun & 31 Oct	IMA Dehradun	5 Yrs
3.	IMA(DE)	250	19 - 24 Yrs	Graduation	May & Oct (by UPSC)	IMA Dehradun	1½ Yrs
4.	SSC (NT) (Men)	175	19 - 25 Yrs	Graduation	May & Oct (by UPSC)	OTA Chennai	49 Weeks
5.	SSC (NT) (Women) (including Non- tech Specialists and JAG entry)	As notified	19 - 25 Yrs for Graduates 21-27 Yrs for Post Graduate/ Specialists/ JAG	Graduation/ Post Graduation /Degree with Diploma/ BA LLB	Feb/Mar & Jul/ Aug (by UPSC)	OTA Chennai	49 Weeks
6.	NCC (SPL) (Men)	50	19 - 25 Yrs	Graduate 50% marks & NCC 'C' Certificate (min B Grade)	Oct/ Nov & Apr/ May	OTA Chennai	49 Weeks
	NCC (SPL) (Women)	As notified					
7.	JAG (Men)	As notified	21 - 27 Yrs	Graduate with LLB/ LLM with 55% marks	Apr / May	OTA Chennai	49 Weeks
8.	UES	60	19-25 Yrs (FY)18-24 Yrs (PFY)	BE/B Tech	31 Jul	IMA Dehradun	One Year
9.	TGC (Engineers)	As notified	20-27 Yrs	BE/ B Tech	Apr/ May & Oct/ Nov	IMA Dehradun	One Year
10.	TGC (AEC)	As notified	23-27 Yrs	MA/ M Sc. in 1st or 2nd Div	Apr/ May & Oct/ Nov	IMA Dehradun	One Year
11.	SSC (T) (Men)	50	20-27 Yrs	Engg Degree	Apr/ May & Oct/ Nov	OTA Chennai	49 Weeks
12.	SSC (T) (Women)	As notified	20-27 Yrs	Engg Degree	Feb/ Mar & Jul/ Aug	OTA Chennai	49 Weeks

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

۶- پہلی رباعی کی روشنی میں ہمارا عمل کیسا ہونا چاہیے۔ اسے مختصر طور پر بیان کیجیے۔

عملی کام

۱- فعل امر بنانے کا قاعدہ مثال کے ساتھ لکھیے۔

۲- مندرجہ ذیل مصادر سے فعل امر کی گردان معنی کے ساتھ لکھیے:

کشادن ....

نمودن ....

❖ ❖ ❖

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

LALA-O-GUL
PART-2
(Persian Textbook for Class-X)

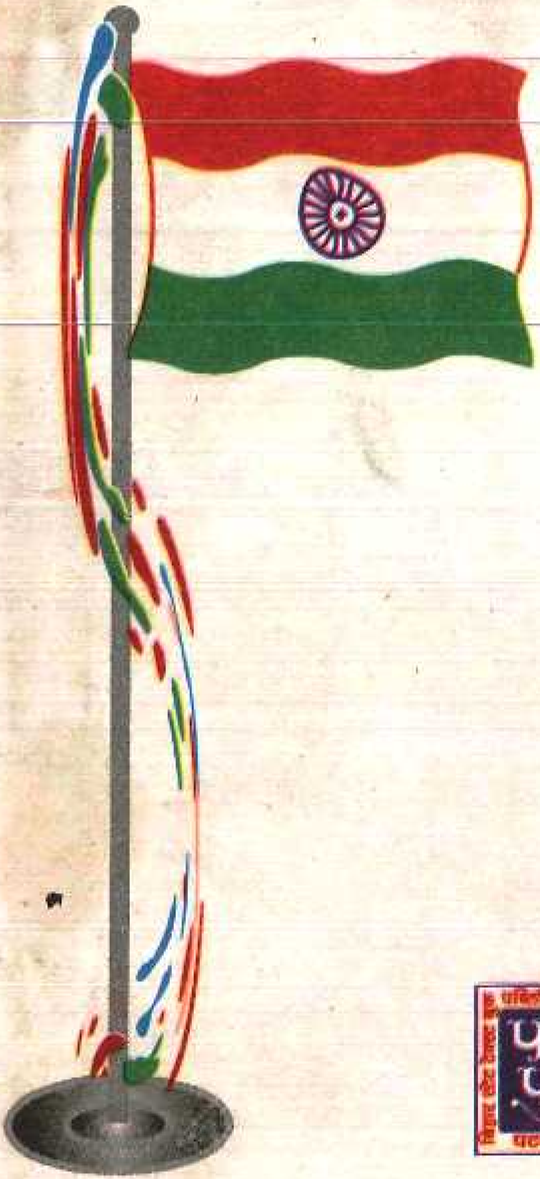

قومی ترانہ

جَن گَن مَن اَدھینایک جیہ ہے
بھارت بھاگیہ وِدھاتا !
پنجاب سندھو گجرات مراٹھا
دراوڑ اُتکل بنگ !
وِندھیہ ہماچل یمنا گنگا
اُچھل جل دھی ترنگ !
تو شبھ نامے جاگے،
تو شبھ آشش مانگے،
گاہے تو جے گاتھا !
جَن گَن منگل دایک جیہ ہے
بھارت بھاگیہ وِدھاتا !
جیہ ہے، جیہ ہے، جیہ ہے،
جیہ جیہ جیہ، جیہ ہے !

ABDIEL SOLUTIONS ABSOL ★PATNA★

बिहार स्टेट टेक्स्टबुक पब्लिशिंग कॉरपोरेशन लिमिटेड, बुद्ध मार्ग, पटना–1
BIHAR STATE TEXTBOOK PUBLISHING CORPORATION LTD., BUDH MARG, PATNA-1

आवरण मुद्रण : मोनोग्राफ प्रिन्टर्स, कंकड़बाग, पटना–20

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

لالہ وگل

(حصہ دُوّم)

فارسی کی درسی کتاب درجہ دہم کے لیے

بہار اسٹیٹ ٹکسٹ بک پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ، پٹنہ

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

محکمۂ فروغ وسائل انسانی (.H.R.D)، حکومت بہار سے منظور

ریاستی کونسل برائے تعلیمی تحقیق و تربیت (SCERT) پٹنہ کے تعاون سے پوری ریاست بہار کے لیے

© بہار اسٹیٹ ٹکسٹ بک پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ

پہلی اشاعت : 10,000 : 2010

قیمت : RS – 22·50

شائع کردہ

بہار اسٹیٹ ٹکسٹ بک پبلشنگ کارپوریشن لمیٹیڈ

پاٹھیہ پُستک بھون، بدھ مارگ

پٹنہ800001

Printed at : Agrawal Enterprises, Patna - 800 001

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

اپنی بات

محکمہ فروغ وسائل انسانی ،حکومت بہار کے فیصلے کے مطابق اپریل 2009ء سے پہلے مرحلے میں ریاست کے درجہ IX کے طلبہ وطالبات کے لئے نئے نصاب کو نافذ کیا گیا۔ اسی سلسلے میں تعلیمی سال 2010 کے لئے درجہ I, III,VI اور X کی سبھی لسانی (Language) اور غیر لسانی (Non-Language) درسی کتابوں کا نصاب نافذ کیا جارہا ہے۔

اس نئے نصاب کے تحت قومی کونسل برائے تعلیمی تحقیق و تربیت (NCERT) کے ذریعہ تیار کردہ درجہ X کی حساب (ریاضی) اور سائنس، نیز صوبائی کونسل برائے تعلیمی تحقیق وتربیت (SCERT) بہار، پٹنہ کے ذریعہ تیار کردہ درجہ I, III,VI اور X کی سبھی درسی کتابیں بہار اسٹیٹ ٹکسٹ بک پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ کی جانب سے سرورق کی ڈیزائننگ کر کے شائع کی جارہی ہیں۔

ریاست بہار میں معیاری اسکولی تعلیم کے لئے عزت مآب وزیر اعلیٰ بہار شری نتیش کمار، محکمہ فروغ وسائل انسانی کے وزیر، شری ہری نارائن سنگھ اور ساتھ ہی محکمہ فروغ وسائل انسانی کے پرنسپل سکریٹری، شری انجنی کمار سنگھ کی رہنمائی کے لئے ہم شکریہ ادا کرتے ہیں۔

NCERT نئی دہلی اور SCERT بہار، پٹنہ کے ڈائرکٹر صاحبان کے بھی ہم شکر گزار ہیں جن کا بیش قیمت تعاون ہمیں ملا۔ شری بسنت کمار، اکادمک رجسٹرار، بہار اسٹیٹ ٹکسٹ بک پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ کی محنت اور لگن کے لئے بھی ہم شکر گزار ہیں جنہوں نے Team spirit کے تحت ان تمام کاموں کو بہ حسن وخوبی انجام دیا۔ کارپوریشن طلبہ، گارجین حضرات، اساتذہ اور دانشوروں کے مفید مشوروں کا ہمیشہ خیر مقدم کرے گا تاکہ ریاست بہار کو ملک کے تعلیمی شعبہ میں بلند مقام حاصل ہو سکے۔

ABDIEL SOLUTIONS
ABSOL
PATNA

آشوتوش (I.F.S)

مینیجنگ ڈائرکٹر

بہار اسٹیٹ ٹکسٹ بک پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

چند سال قبل اسٹیٹ کاؤنسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ (S.C.E.R.T.)، بہار نے اسکولی تعلیم بشمول 2+ کے لیے مبسوط اور مکمل نصاب تیار کرنے کی سعی بلیغ کا آغاز کیا، گیارہویں اور بارہویں جماعتوں کے لیے زبان و ادب اور سماجیات پر متعدد کتابوں کی اشاعت پایۂ تکمیل تک پہنچی۔ گرچہ ہمارے ادارے کے لیے کتابوں کی اشاعت کے سلسلے میں مرتبین و مؤلفین کی سرکردہ جماعت کو یکجا کرکے ترتیب و تالیف کے مختلف مراحل طے کرنا بالکل ہی ایک نئی اور کافی اہم ذمہ داری تھی لیکن ہمارے عزم اور ہمارے رفقائے کار کے بھرپور تعاون، مخلصانہ محنت اور انتھک و مسلسل کوششوں سے یہ نیا، اہم اور بڑا کام انجام پاسکا اور بہ حسن و خوبی کتابوں کی اشاعت ہوگئی اس کے لیے ہمارے ادارے کے تمام درجے کے رفقائے کار داد و تحسین اور شکریہ کے مستحق ہیں۔ ان میں بالخصوص ڈاکٹر قاسم خورشید، ہیڈ ڈپارٹمنٹ آف لینگویجز اور سید عبدالمعین، ہیڈ ڈپارٹمنٹ آف ٹیچر ایجوکیشن کی مخلصانہ اور مسلسل رہنمائی اور تعاون نے ترتیب و تالیف کے اہم امور کو بہت آسان کردیا، ہم اُن کے بھی شاکر و ممنون ہیں۔

ہم نے ہر زبان کی کتاب تیار کرنے کے لیے مضامین کے مستند علما اور ماہرین فن اور معروف قلمکاروں کی الگ الگ جماعتیں تیار کیں۔ دسویں جماعت کے لیے فارسی کی ایک اصل درسی کتاب اور ضمیمہ کے طور پر ایک اضافی کتاب تیار کرائی گئی۔ ماہرین نے اس امر پر خاص توجہ دی ہے کہ کتابیں دورِ جدید کے نت نئے بدلتے اور روز افزوں ترقی پذیر تقاضوں کے عین مطابق ہوں۔ پروفیسر (کیپٹن) ڈاکٹر محمد شرف عالم، سابق وائس چانسلر مولانا مظہر الحق عربی و فارسی یونیورسٹی، پٹنہ کی سربراہی و نگرانی میں گروہ فارسی نے خوب سے خوب تر معیاری کتابوں کی ترتیب و تالیف کا کام انجام دیا۔ ماہرین و معاونین کی اس جماعت میں معمر و بازنشستہ استاذ فارسی و اردو و عربی جناب محمد ولی اللہ صاحب، فاضل فارسی و حدیث، ایم.اے. فارسی و ایم.اے. عربی، ڈپ.ان.ایڈ. کا اور ڈاکٹر محمد عابد حسین، صدر شعبۂ فارسی پٹنہ یونیورسٹی نام قابل ذکر ہے۔ مؤلفین و مرتبین فارسی کی اس جماعت کے ہر فرد

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

بالخصوص اس کے سربراہ و نگراں پروفیسر محمد شرفِ عالم کے ہم بے حد ممنون و شکر گزار ہیں۔ جنھوں نے اس علمی کام کے لیے اپنے مصروف ترین مشاغل کے باوجود وقت نکال کر اس کارِ گراں کو بطور احسن انجام دیا جیسا کہ ہمیں معلوم ہے فارسی زبان دنیا کی شیریں ترین اور سہل ترین زبانوں میں ایک ہے۔ اس لیے مرتبین نے خصوصی توجہ کے ساتھ کتابوں کی تیاری میں سہل، معلومات افزا اور دل انگیز زبان کا استعمال کیا ہے تاکہ نو آموزان فارسی زیادہ سے زیادہ دلچسپی لے سکیں اور اس زبان کو دشوار سمجھ کو راہِ فرار اختیار کرنے والوں کو اپنی طرف راغب کر سکیں۔

ہمیں یقین ہے کہ کتابیں اپنے مقاصد میں صد فی صد مفید و کارآمد ثابت ہوں گی اور طلبا و طالبات کے ذوق و شوق میں اضافے کا باعث بنیں گی اور ان کے حوصلے بڑھائیں گی۔ نظرثانی کمیٹی اور صلاح کار کمیٹی کے معزز اراکین نے کتابوں کا بالاستیعاب مطالعہ فرمایا اور مفید و کارآمد مشورے دے کر کتاب کو بہتر بنانے کی کوشش کی۔ ہم ان تمام ماہر اراکین کے بھی شکر گزار ہیں۔ مزید برآں کتاب کی تیاری سے متعلق متعدد ورکشاپ میں گراں قدر مشوروں کے لیے ہم تمام شرکا کے ممنون کرم ہیں۔

بہار ٹکسٹ بک پبلشنگ کارپوریشن لیمٹیڈ پٹنہ کے چیئرمین کا ہم خاص طور پر شکریہ ادا کرتے ہیں جن کی سرپرستی و رہنمائی میں کتابوں کی تیاری سے لے کر ان کی طباعت تک کے تمام مراحل بآسانی طے پا سکے۔

کتابوں سے استفادہ کرنے والے طلبا و طالبات، اساتذۂ گرامی اور فارسی زبان و ادب سے علاقہ مندی رکھنے والوں کے مثبت اور مفید مشوروں کے ہم منتظر رہیں گے اور شکریہ کے ساتھ ان کے ضروری مشوروں پر کتاب کی دوسری اشاعت میں ان کی ممکن اصلاح کر دی جائے گی۔ انشاء اللہ۔

حسن وارث
ڈائرکٹر
ایس. سی. ای. آر. ٹی.، بہار، پٹنہ

ABDIEL SOLUTIONS ABSOL PATNA

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

معلّمین و متعلّمین سے چند باتیں

دنیائے تعلیم و تدریس میں زبان و ادب کی تعلیم و تدریس کو اوّلیت کا درجہ و مقام حاصل ہے۔ بالخصوص مادری زبان میں تدریس ایک مستحکم بنیاد کی حیثیت رکھتی ہے۔ ہمارے ملک میں، دیگر ریاستوں کی مانند ریاست بہار میں بھی، مختلف زبانیں مادری زبان کے زمرے میں آتی ہیں۔ بایں ہمہ قومی اور مقامی زبانوں کے ساتھ حسب ضرورت غیر ملکی زبانوں سے بھی ہماری نوخیز نسل کو واقف ہونا ضروری ہے۔

بین الاقوامی زبانوں کی فہرست میں ہندستانی درسگاہوں میں دیگر زبان بالخصوص انگریزی کے ساتھ فارسی اور عربی زبانوں کی بھی درس و تدریس کا نظم ہے گرچہ یہاں چند دیگر زبانوں کے ساتھ فارسی و عربی زبانوں کا بھی شمار کلاسیکی زبانوں (یعنی قدیم و غیر مروّج) کے ذیل میں آتا ہے لیکن فی الحقیقت یہ دونوں زبانیں دنیا کی کافی متحرک اور بلا شبہ کثیر الاستعمال زبانیں ہیں۔ اگر ایک طرف فارسی نصف درجن سے زیادہ ملکوں میں مادری زبان کی حیثیت رکھتی ہے تو دوسری طرف عربی زبان کو کئی درجن ممالک میں مادری و سرکاری و رسمی زبان ہونے کا شرف حاصل ہے۔ لہٰذا ان دونوں زبانوں کی تدریسی اہمیت محتاج وضاحت نہیں۔

عربی اور فارسی زبانوں میں تحریری و تقریری صلاحیتوں کے حامل افراد کی ملک کے اندر اور بیرون ممالک میں بہت زیادہ مانگ ہے۔ محکمۂ آثار قدیمہ، ٹورزم، ریڈیو، ٹیلی ویژن، سفارت خانوں اور علوم مشرقی کی لائبریریوں میں ان زبانوں کے واقف کاروں کے لیے ملازمتیں مختص ہیں اور دوسری طرف تقریباً پوری دنیا کے بڑے اور ترقی یافتہ ممالک ایسے باصلاحیت افراد کی تلاش میں رہتے ہیں تاکہ انھیں فارسی اور عربی دنیا کے سیاسی، اقتصادی، دفاعی اور فلاحی و بہبودی حالات و کیفیات کی بروقت اور حسب ضرورت واقفیت حاصل ہوتی رہے۔

علاوہ ازیں ہندستان کے عہد وسطیٰ کا تمام علمی و ادبی، تاریخی، سماجی، معاشی و معاشرتی اطلاعات کا سرمایہ بشمول دین و مذہب اور تہذیب و ثقافت سے متعلق علوم کا ذخیرہ ان ہی دو زبانوں میں محفوظ ہے۔ ان زبانوں سے عدم واقفیت

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

ہمیں اپنے ورثوں کی صحیح اور مکمل واقفیت سے محروم کر دے گی۔ مجبوراً اور ضرورتاً ہمیں بالواسطہ ذرائع پر انحصار کرنا ہوگا جو بلاشبہ متعصبانہ، جانبدارانہ اور حقائق کو پس پشت ڈالنے والے ہیں۔

مندرجہ بالا وضاحت سے راقم السطور کا مقصد ان دو زبانوں یعنی عربی و فارسی کی ہمہ جہت اہمیت و افادیت اور ضرورت کو عوام کی خدمت میں پیش کرنا ہے تاکہ وہ ان زبانوں کی طرف راغب ہوں اور اپنے نونہالوں کو اس سمت شوق دلائیں جس سے ان کی دلچسپی میں اضافہ ہو۔ اتنی بات ضرور ہے کہ زمانے کی ضرورت کے پیش نظر آگے چل کر وہ جس علم و فن میں چاہیں اپنی رغبت بڑھائیں لیکن ابتدائی اور ثانوی درجوں میں کم از کم حسب ضرورت ان زبانوں سے واقفیت ضرور حاصل کرلیں تاکہ تاعمر انھیں اس طرف سے اطمینان رہے۔ مزید براں عمر کے آخری دور میں کف افسوس نہ ملنا پڑے اور محرومی کا احساس نہ ہو۔

دسویں جماعت کے لیے فارسی اور عربی زبانوں کے لیے دو دو کتابیں تیار کی گئی ہیں ایک خاص درسی کتاب ہے اور دوسری سپلمنٹری یعنی معاون و ضمنی۔ متعلمین کی ذہنی سطح اور معیار کے مطابق درسی کتاب ترتیب دی گئی ہے جب کہ ضمنی یا معاون کتاب کا خاص مقصد انھیں بول چال کی زبان سکھانا ہے۔

ماہرین زبان اور تجربہ کار معلموں نے نہایت آسان و سہل اور دلچسپ و کارآمد اسباق اور ان سے متعلق سواد بڑی محنت سے تیار کیے ہیں تاکہ بچوں کا شوق بڑھے اور وہ ان زبانوں کی طرف راغب ہوں۔ مرتبین کتاب کے ہر رکن ہمارے امتنان و تشکر کے مستحق ہیں۔ محکمۂ ثانوی تعلیم حکومت بہار کے پرنسپل سکریٹری جناب انجنی کمار سنگھ، ایس. سی. ای. آر. ٹی. کے ڈائرکٹر جناب حسن وارث، بہار اسکول اکزامنیشن بورڈ کے ڈائرکٹر (اکادمک) جناب رگھو ونش کمار کے ساتھ بہار ٹکسٹ بک پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ پٹنہ کے چیئرمین کا ہم خاص طور پر شکریہ ادا کرتے ہیں جن کی سرپرستی و رہنمائی میں کتابوں کی تیاری سے لے کر ان کی طباعت تک کے تمام مراحل بآسانی طے پا سکے۔

ایس. سی. ای. آر. ٹی. کے ہیڈ ڈپارٹمنٹ آف لینگویجز ڈاکٹر قاسم خورشید نے تمام انتظامی امور میں ہمیشہ حوصلہ افزا شمولیت اور بھرپور تعاون دیا۔ ہم ان کی منصبی کاوشوں اور مخلصانہ اقدام کے لیے شاکر و ممنون ہیں۔ ساتھ ہی جناب امتیاز عالم کی ہمہ وقت سچی لگن اور محنت و ہمدردی سے ہمیں وافر سہولتیں فراہم ہوئیں، ہم ان کے بھی شکرگزار ہیں۔ علاوہ ازیں ایس. سی. ای. آر. ٹی. کے تمام کارکنان ہمہ دم خدمت گزاری کے لیے آمادہ رہے، ہم ان سبھوں کو بھی سزاوار تشکر تصور کرتے ہیں۔

معزز تجزیہ کاروں نے پوری دلچسپی اور توجہ کے ساتھ کتابوں کا مطالعہ کیا اور حسب ضرورت کارآمد و مفید

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

مشوروں سے نوازا، ان تمام محترم حضرات کا شکریہ ادا کرنا ہماری منصبی ذمہ داری ہے۔ کتابوں کو مزید دیدہ زیب بنانے کی کاوشوں کے لیے عزیزی محمد معظم احمد کمپیوٹر کمپوزنگ کے کاموں میں سنجیدگی اور تحمل کے لیے ہماری دعاؤں کے مستحق ہیں۔

پیش نظر درسی و معاون کتابوں سے متعلق ہم اساتذہ گرامی، سرپرست حضرات اور دانش جویان عزیز کی مثبت رایوں اور لائق عمل مشوروں کے منتظر رہیں گے۔ انشاء اللہ ان کتابوں کی دوسری اشاعت میں ان کے مشوروں پر مثبت کارروائی کی جائے گی۔

ہماری دعا ہے کہ یہ کتاب متعلمین کی زندگی کو سنوارنے میں معاون ہو اور وہ لوگ ہندوستان کے مثالی شہری بن سکیں۔ آمین!

پروفیسر (کیپٹن) ڈاکٹر محمد شرف عالم
مرتب
سابق وائس چانسلر، مولانا مظہر الحق عربی و فارسی یونیورسٹی، پٹنہ

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

زیر سرپرستی

- **جناب حسن وارث**
  ڈائرکٹر، ایس.سی.ای.آر.ٹی، بہار
- **جناب رگھونش کمار**
  ڈائرکٹر (اکاڈمک) بہار اسکول اکزامی نیشن بورڈ (سینئر سکنڈری)، پٹنہ
- **ڈاکٹر قاسم خورشید، صدر، لینگویج ڈپارٹمنٹ، ایس.**
  سی.ای.آر.ٹی، بہار
- **ڈاکٹر سید عبدالمعین، صدر، ٹیچرس ایجوکیشن**
  ایس.سی.ای.آر.ٹی، بہار

مرتبین

پروفیسر (کیپٹن) ڈاکٹر محمد شرف عالم، سابق وائس چانسلر، مولانا مظہرالحق عربی و فارسی یونیورسٹی، پٹنہ

محمد ولی اللہ، فاضل فارسی، ام.اے.، ڈپ. ان ایڈ.، سابق استاد سنٹرل کریمیہ ہائی اسکول، جمشید پور

ڈاکٹر محمد عابد حسین، صدر شعبۂ فارسی پٹنہ یونیورسٹی

پروگرام کنوینر

محمد امتیاز عالم، لکچرر، ایس.سی.ای.آر.ٹی. بہار، پٹنہ

تجزیہ کار

ڈاکٹر حبیب الرسلین، پروفیسر آف پرشین (ریٹائرڈ) پٹنہ یونیورسٹی

ABDIEL SOLUTIONS ABSOL PATNA

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

فہرست عنوانہا

بخش نثر

1- حکایات:

❖ مردم آزاری	شیخ سعدی	4
❖ زاهدی مهمانِ پادشاهی	شیخ سعدی	8
❖ چوپانِ دروغ گو	ماخوذ	11
❖ طرّاری امانت دار	ماخوذ	15

2- مضامین:

❖ مہمان نوازی	ماخوذ	19
❖ جشنِ نوروز	ماخوذ	23
❖ زن در ھند	ماخوذ	27
❖ فردوسی	ماخوذ	31
❖ امیر خسرو	ماخوذ	34

3- تذکرہ: مجمع النفائس۔ از سراج الدین خاں آرزو:

❖ آزاد بلگرامی		42
❖ مظہر جانجاناں		43

4- داستانِ کوتاہ:

❖ دھقانِ فداکار	ماخوذ	50

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

بخش نظم

1- حمد :

❖ حمد بی حد مر خدای پاک را	عطاّ ، شیخ فریدالدین	60

2- نعت :

❖ مرحبا سید مکّی مدنی العربی	قدسی ، حاجی محمد جان	67

3- غزل :

❖ آشیانِ عنقا	شہریار	72
❖ نالۂ بلبل	شہریار	74
❖ صبر و خرد بہ عشق نیامد بکار ما	نصر پھلواروی	79
❖ بزلفِ او اگر دل بستہ باشی	نصر پھلواروی	83

4- نظم :

❖ حُسنِ نیت	محمد تقی بہار	89
❖ اگر خواہی حیات اندر خطر زی	علامہ اقبال	94

5- قصیدہ :

❖ تہنیتِ عید و مدح محمود	فرخی	101

6- مثنوی :

❖ شبان و موسیٰ	مولانا روم	107

7- رباعی :

❖ بیگانہ اگر وفا کند	حکیم عمر خیام	115
❖ ای دوستِ غم جہان	حکیم عمر خیام	116
❖ احوال شد از زشتیِ اعمال	سرمد	120
❖ یکشای دری کہ دل ... دیدہ	سرمد	120

ABDIEL SOLUTIONS ABSOL PATNA

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

بخش نثر

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

حکایت

انسان نے جب سے معاشرتی زندگی اختیار کی، اسی وقت سے قصہ و حکایت کی روایت ملتی ہے۔ پہلے اسے زبانی طور پر خاندان کے بزرگ بچوں کو سناتے تھے۔ بعد میں اس نے داستان کی شکل اختیار کی۔ داستانوں میں غیر فطری عناصر جیسے دیو، جن اور پریوں کے واقعات کو پیش کیا جاتا تھا۔ یہ واقعات حیرت انگیز اور تعجب خیز ہوتے تھے اور اس میں نئی کہانیاں پیدا ہوتی رہتی تھیں۔ اس طرح ہر داستان بہت طویل ہوتی تھی جیسے الف لیلہ، قصہ حاتم طائی وغیرہ۔

نئے دور میں حقیقی زندگی سے تعلق رکھنے والے واقعات کو موضوع بنایا گیا، جس سے ناول اور افسانے کی صنف پیدا ہوئی۔ فارسی میں افسانے کو ''داستانِ کوتاہ'' بھی کہتے ہیں۔

عموماً حکایتیں سبق آموز اور پند و نصیحت سے معمور ہوتی تھیں۔ گلستاں، اخلاقِ محسنی، کلیلہ و دمنہ اور قابوس نامہ ایسی ہی حکایتوں کے مجموعے ہیں۔ اس نصابی کتاب میں چار حکایتیں شامل کی گئی ہیں۔ گلستانِ سعدی سے دو حکایتیں لی گئی ہیں، ایک قابوس نامہ سے اور ایک حکایت ''فارسی برای غیر فارسی زبانان'' سے ماخوذ ہے۔

❖❖❖

ABDIEL SOLUTIONS ABSOL PATNA

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

شیخ سعدی

آٹھ سو سال پہلے ایک عالم و دانشور اور بے مثال شاعر جن کا نام مشرف الدین تھا۔ شیراز میں زندگی بسر کرتے تھے۔ طالب علمی کے زمانے میں ہی شاعر کے سر سے باپ کا سایہ اٹھ گیا۔ لیکن انھوں نے اپنی تعلیم جاری رکھی۔ شیراز میں ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد بغداد روانہ ہوئے۔ یہاں کے مشہور مدرسہ نظامیہ اور دوسری علمی محفلوں میں علوم و فضائل حاصل کرتے رہے۔ جوانی ہی سے بے چین روح رکھتے تھے۔ کسی ایک جگہ پابند ہو کر نہ رہے۔ ساری دنیا کی سیر کرنا اور لوگوں کو دیکھنا چاہتے تھے۔ وہ مناظر قدرت

سعدی کا مقبرہ

کے شیدائی تھے۔ ایک لمبی مدت تک دنیا گھومتے رہے اور شہروں دیہاتوں میں مختلف قسم کے لوگوں سے ملاقات کرتے رہے۔ انھوں نے بے شمار چیزیں اپنے ذہن میں محفوظ کر لیں۔ پھر شیراز واپس آئے۔ اس وقت وہ ایک مشہور اور کہنہ مشق شاعر ہو چکے تھے۔

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

پچاس سال کی عمر میں سعدی نے ''گلستان'' نامی کتاب لکھی جو نظم ملی ہوئی نثر میں ہے۔ گلستاں کی تحریریں سادہ، رواں اور دل پذیر ہیں۔ ان کی دوسری کتاب ''بوستاں'' نظم میں ہے۔ گلستاں اور بوستاں میں اخلاقی باتیں اور نصیحتیں حکایتوں کی صورت میں بیان ہوئی ہیں۔ ان دونوں کتابوں کے علاوہ سعدی کی غزلوں اور دیگر نظموں کا مجموعہ بھی ہے جو ''کلیات سعدی'' کے نام سے معروف ہے۔

سعدی کی جائے ولادت اور مقام وفات دونوں ہی شہر شیراز ہے۔ شیراز (ایران) میں ان کی آرامگاہ مرجع خلائق ہے۔

❖ ❖ ❖

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

حکایت (۱)

شیخ سعدی

مردُم آزاری را حکایت کنند

مردم آزاری را حکایت کنند کہ سنگی بر سرِ صالحی زد۔ درویشی را مجالِ انتقام نبود۔ سنگ را نگاہ میداشت تا زمانیکہ مَلِک را بران لشکری خشم آمد و در چاہ کرد۔ درویش اندر آمد و سنگ بر سرش کوفت۔ گفت تو کیستی و این سنگ چرا زدی؟ گفت من فلانم و این ھمان سنگ است کہ در فلان تاریخ بر سرِ من زدی۔ گفت، چندین روزگار کجا بودی؟ گفت، از جاھت اندیشہ می کردم۔ اکنون کہ در چاھت دیدم فرصت غنیمت دانستم۔

(ماخوذ از گلستانِ سعدی)

❖ ❖ ❖

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

مشکل الفاظ کے معانی

مردم آزار	=	ظالم
مردم آزاری	=	لوگوں کو ستانا
سنگ	=	پتھر
صالحی	=	(صالح + ی) ایک نیک شخص
زد	=	اس نے مارا
انتقام	=	بدلہ
لشکر	=	سپاہی
خشم آمد	=	غصہ آیا
چاہ	=	کنواں
جاہ	=	مرتبہ
ناسزا	=	نالائق
بختیار	=	قسمت والا، حکمراں
اختیار	=	پرہیز
باش	=	انتظار کرو
برآر	=	باہر نکال لے۔ برآوردن مصدر سے فعل امر حاضر۔

غور کرنے کی باتیں

اس حکایت میں شیخ سعدی نے اس حقیقت کو بیان کیا ہے کہ مردم آزاری ایک بُری صفت ہے، جس سے پرہیز کرنا چاہیے۔ دوسرے یہ کہ کسی طاقتور ظالم سے اس وقت اپنا انتقام لینا چاہیے

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

جب وہ مجبور ہو جائے اور ہم کو تکلیف نہ پہنچا سکے۔ جس طرح ایک نیک آدمی پتھر کھانے کے باوجود انتقام لینے پر قادر نہ ہو سکا۔ اس نے وقت کا انتظار کیا۔ جب ظالم مجبور ہو گیا تو اس نے انتقام لیا۔ یہی عقل مندوں کا دستور ہے۔ جیسا کہ اس شعر سے ظاہر ہے ۔

نا سزائی را چو بینی بختیار　　عاقلان تسلیم کردند اختیار

باش تا دستش بہ بندد روزگار　　پس بکامِ دوستان مغزش برار

جب تم کسی نالائق کو اقبال مند دیکھو (تو وہی کرو جو عقلمندوں نے کیا ہے)۔ ایسی صورت حال میں عقلمندوں نے ہمیشہ جھک جانا پسند کیا ہے۔ پھر انتظار کرو وقت کا کہ زمانہ اسے مجبور کر دے۔ اب دوستوں کی مرضی اور خواہش کے مطابق اس کا مغز باہر کر دو (یعنی اسے تباہ کر دو)۔

مختصر سوالات

۱- اس حکایت کے مصنف کون ہیں اور یہ ان کی کس کتاب سے ماخوذ ہے؟

۲- مردم آزار نے نیک آدمی کو پتھر کیوں مارا؟

۳- صالح آدمی نے اس پتھر کا کیا جواب دیا؟

۴- بادشاہ نے اس سپاہی کو کیا سزا دی؟

۵- نیک آدمی نے اس موقع سے کیا فائدہ اٹھایا؟

مختصر سوالات

۱- مردم آزار نے صالح آدمی کو کس چیز سے مارا؟

۲- بادشاہ نے سپاہی کو کہاں قید کیا؟

۳- صالح انسان نے کس چیز سے انتقام لیا؟

۴- مندرجہ ذیل الفاظ کو فارسی جملوں میں استعمال کیجیے :

سنگ ....

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

صالح ....

انتقام ....

لشکر ....

چاہ ....

عملی کام

❖ 'کردن' مصدر سے فعل ماضی مطلق کی گردان بنائیے۔

❖ ❖ ❖

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

حکایت (۲)

شیخ سعدی

زاھدی مہمانِ پادشاھی

زاھدی مہمانِ پادشاھی بود۔ چون بہ طعام بہ نشستند کمتر ازان خورد کہ ارادتِ او بود و چون بہ نماز برخاستند بیشتر ازان گزارد کہ عادتِ او بود تا ظن صلاح در حق وی زیادت کند۔

فرد

ترسم نہ رسی بہ کعبہ ای اعرابی
کین رہ کہ تو می روی بترکستان ست

چون بمقام خود آمد سُفرہ خواست تا تناول کند۔ پسری داشت صاحبِ فراست، گفت ای پدر چرا در مجلسِ سلطان طعام نخوردی؟ گفت، در نظرِ ایشان چیزی نخوردم کہ بکار آید۔ گفت نماز راھم قضا کن کہ چیزی نکردی کہ بکار آید۔

❖❖❖

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

مشکل الفاظ کے معانی

طعام	=	کھانا
کمتر	=	اس سے کم
بیشتر	=	اس سے زیادہ
زیادت	=	زیادہ
سُفرہ	=	دسترخوان
تناول	=	کھانا کھانا
پسر	=	لڑکا
فراست	=	عقل مندی
ایشان	=	یہ لوگ
نخوردی	=	تم نے نہیں کھایا

غور کرنے کی باتیں

اس حکایت میں شیخ سعدی نے بتایا ہے کہ جو عبادت ریاکاری کے لیے کی جائے وہ قابلِ مذمت ہے اور اس کی خدا کے نزدیک کوئی قدر و قیمت نہیں ہے۔ سعدؔی نے اس حکایت کے ذریعہ ہم کو یہ سبق دیا ہے کہ ہم ریاکاری کے کاموں سے بچیں اور سچائی پر دھیان دیں۔

مختصر سوالات

۱- بادشاہ کے گھر مہمان نے کھانا کم کیوں کھایا؟

۲- مہمان نے نماز زیادہ کیوں پڑھی؟

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

۳- اپنے گھر آ کر اس نے دسترخوان کیوں طلب کیا؟

۴- اس کے لڑکے نے والد سے کیا پوچھا؟

۵- والد نے اس کا کیا جواب دیا؟

طویل سوالات

۱- اس کہانی کا خلاصہ اپنی زبان میں لکھیے۔

عملی کام

۱- اس کہانی میں ماضی مطلق چنیے۔

۲- 'بودن' مصدر سے ماضی قریب کی گردان بنایئے۔

۳- مندرجہ ذیل الفاظ سے فارسی جملے بنایئے :

زاھد ....

مہمان ....

طعام ....

عادت ....

سُفرہ ....

ABSOL
DIEL SOLUTIONS

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

حکایت (۳)

چوپانِ دروغ گو

چوپانی گاه گاه بی سبب فریاد می کرد۔ ''گرگ آمد! گرگ آمد!'' مردم برای نجاتِ چوپان و گوسفندان بہ سوی او می دویدند۔ ولی چوپان می خندید و مردم می فہمیدند کہ دروغ گفتہ است۔

ناگہان روزی گرگی بہ رَمہ زد۔ چوپان فریاد کرد و کمک خواست۔ مردم گمان کردند کہ باز دروغ می گوید۔ ہرچہ فریاد کرد کس بہ کمکِ او نرفت۔ چوپان دروغ گو تنہا ماند و گرگ گوسفندانِ او را درید۔

(ماخوذ)

❖ ❖ ❖

ABDIEL SOLUTIONS ABSOL PATNA

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

مشکل الفاظ کے معانی

چوپان	=	چرواہا
دروغ	=	جھوٹ
گاہ گاہ	=	کبھی کبھی
گرگ	=	بھیڑیا
گوسفند	=	بکری
می دویدند	=	دوڑتے تھے
ناگہان	=	اچانک
رمہ	=	بکریوں کا ریوڑ
کمک	=	مدد

غور کرنے کی باتیں

اس حکایت میں دروغ گوئی یعنی جھوٹ بولنے کی برائی کے بارے میں بتایا گیا ہے۔ جھوٹ بولنا بہت بُری عادت ہے۔ چرواہے نے بلا ضرورت فریاد کی اور لوگوں کو پریشان کیا۔ اور جب واقعی بھیڑیا آگیا اور اس نے لوگوں کو بلایا تو کوئی نہیں آیا۔ سبھوں نے یہ سمجھا کہ وہ پہلے کی طرح پھر جھوٹ بول رہا ہے۔ اس حکایت سے یہ سبق ملتا ہے کہ ہمیں جھوٹ نہیں بولنا چاہیے۔

مختصر سوالات

۱- چرواہا بار بار کیا سوال کرتا تھا؟

۲- ایک دن بھیڑیا آگیا اور لوگ مدد کے لیے نہ پہنچے۔ کیوں؟

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

۳- چرواہے کو جھوٹ بولنے کی کیا سزا ملی؟

طویل سوالات

۱- اس کہانی کا خلاصہ اپنی زبان میں لکھیے۔

۲- اس کہانی سے کیا سبق ملتا ہے، بتایئے۔

عملی کام

۱- فارسی جملوں میں استعمال کیجیے:

گرگ ....

گوسفند ....

مردم ....

دروغ ....

ناگہان ....

۲- 'گفتن' مصدر سے فعل ماضی بعید کی گردان بنایئے۔

❖ ❖ ❖

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

عنصر المعالی کیکاؤس

قابوس نامہ کے مصنف کا نام عنصر المعالی کیکاؤس بن اسکندر بن قابوس بن وشمگیر ہے۔ خاندان زیاری کے ایک ممتاز امیر تھے۔ انھوں نے اپنی عمر کا زیادہ تر حصہ غزنین اور ہندوستان میں بسر کیا۔ انھوں نے حج بھی کیے، ۴۴۱ھ میں بادشاہت حاصل کی اور ۴۹۲ھ تک حکمراں رہے۔ انھوں نے ۴۷۵ھ میں اپنے بیٹے گیلان شاہ کی نصیحت اور رہنمائی کے لیے ''قابوس نامہ'' تصنیف کی، جس میں انھوں نے زندگی کے تمام پہلوؤں سے متعلق مفید اور اہم نصیحتیں کی ہیں۔

❖❖❖

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

حکایت (۴)

طرّاری امانت دار

چنان شنودم که مردی به سحرگاه به تاریکی از خانه بیرون آمد تا به گرمابه رود، در راه دوستی را از آنِ خویش دید۔ گفت، موافقت کنی با من تا به گرمابه رویم؟ دوست گفت : تا درِ گرمابه با تو همراهی کنم لیکن در گرمابه نتوانم آمد که شغلی دارم۔ تا نزدیک گرمابه با وی رفت و به سرِ دو راهی رسیدند، و این دوست پیش از آنکه دوست را خبر دهد بازگشت و به راهی دیگر رفت۔ اتفاقاً طرّاری از پس این مردی آمد تا به گرمابه رود به طرّاری خویش۔ از قضا این مرد باز نگریست، طرّار را دید و هنوز هوا تاریک بود، پنداشت که آن دوست اوست۔ صد دینار در آستین داشت بر دستارچه، از آستین بیرون کرد و بدان طرّار داد و گفت : ای برادر این امانت است بگیر تا من از گرمابه برآیم به من باز دهی۔

طرّار زر از وی ستاند و هم آنجا مقام کرد۔ تا وی از گرمابه برآمد، روشن شده بود۔ جامه پوشید و راست رفت، طرّار او را باز خواند و گفت : ای جوانمرد زر خویش باز ستان و پس برو، که امروز من از شغل خویش باز ماندم از جهت امانت تو۔ مرد گفت : این امانت چیست و تو که بودی؟ طرّار گفت : من مردی طرّارم و تو این زر به من دادی تا از گرمابه برآیی۔ مرد گفت : اگر طرّاری چرا زر نبردی؟ طرّار گفت : اگر به صناعت خویش می بردم اگر هزار دینار هم می بود یک جو باز نمی دادم ولیکن تو به زینهار به من امانت دادی، و در جوانمردی نباشد که خیانت در امانت کنم۔

(ماخوذ از قابوس نامه)

❖ ❖ ❖

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

مشکل الفاظ کے معانی

گرمابہ	=	حمام، غسل خانہ
طرّار	=	تیز، چالباز
سحرگاہ	=	صبح کا وقت
دستار	=	پگڑی
جامہ	=	کپڑا، لباس
پوشید	=	پہنا
امانت	=	کسی کے مال کو اپنے پاس حفاظت سے رکھنا
خیانت	=	امانت کے مال کو غصب کر لینا

غور کرنے کی باتیں

اس حکایت میں امانت داری کی اہمیت پر زور دیا گیا ہے۔ امانت میں خیانت کرنا بہت غلط بات ہے۔ جب ایک طرّار کو امانت دار بنا دیا گیا تو اس نے بھی امانت کی حفاظت کی اور اسے اپنے دوست کو بحفاظت واپس کیا۔

مختصر سوالات

۱- یہ کہانی کس کتاب سے لی گئی ہے؟
۲- اس کے مصنف کا کیا نام ہے؟
۳- حمام کون جارہا تھا؟
۴- راستہ میں کس سے اس کی ملاقات ہوئی؟

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

۵- حمام جانے والے آدمی نے اپنے سو دینار کس کو دیے تھے؟
۶- طرّار نے کیوں بے ایمانی نہیں کی؟

طویل سوالات

۱- اس کہانی کا خلاصہ اپنی زبان میں لکھیے۔
۲- اس کہانی سے کیا سبق ملتا ہے؟
۳- مندرجہ ذیل الفاظ کو فارسی جملوں میں استعمال کیجیے۔

سحرگاہ ....
گرمابہ ....
از قضا ....
امانت ....
صناعت ....

عملی کام

اس کہانی سے ماضی مطلق چن کر اُن کے معانی بتائیے۔

❖ ❖ ❖

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

مضمون

کسی خاص عنوان پر خیالات کے ترتیب وار تحریری اظہار کو ''مضمون'' کہتے ہیں۔ مضمون نویسی میں سب سے پہلے عنوان کا تعارف پیش کیا جاتا ہے، پھر عنوان سے متعلق عام ضروری معلومات دی جاتی ہیں۔ اس کے بعد اس کے فوائد و نقصانات کی نشاندہی کی جاتی ہے۔ انسانی زندگی میں اس کی افادیت اور اہمیت پر روشنی ڈالی جاتی ہے اور آخر میں پورے مضمون کا خلاصہ یا نچوڑ پیش کیا جاتا ہے۔

مضامین کے عنوانات بے شمار ہیں اور اسی طرح اس کی قسمیں بھی اَن گنت ہیں۔ جاندار اور بے جان چیزیں، انسانی صفات، سیاسی، جغرافیائی، سماجی و معاشرتی، علمی و ادبی، زمینی اور آسمانی، جماداتی، نباتاتی اور سوانحی وغیرہ مضمون کی قسمیں ہیں۔

مضمون لکھنے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ عنوان سے متعلق پوری واقفیت فراہم کی جائے تاکہ پڑھنے والوں کی معلومات میں اضافہ ہو اور ان کی تشنگی دور ہو سکے۔

مضمون کی زبان جس قدر آسان ہوگی اور طرز بیان جتنا ترتیب وار اور سلجھا ہوا ہوگا اسی قدر لوگوں کی دلچسپی کا باعث ہوگا۔ اس طرح پڑھنے والے اس سے فائدہ اٹھا سکیں گے۔

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

۱- مهمان نوازی

یکی از خلفای بنی عباس به سفری می رفت۔ اندک اندک باران در راه آغاز باریدن کرد۔ از دور خیمه ای نمودار شد، به طرف آن خیمه رفت، غلامی همراه او بود، چون به نزدیک خیمه رسیدند صاحب خیمه استقبال کرد و بشاشت تمام نمود، پای افزار ستاند و آب آورد تا دست و پای را شُستند و از زن پرسید که هیچ چیز موجود است که برای این مهتر و بزرگ از آن شامی مهیا کنیم؟ گفت : چیزی نیست مگر آن بز که پسر را شیری دهد، گفت : برو و بز را بیاور تا بسمل کنم۔ زن گفت : اگر بسمل کنی این پسرک از بی شیری هلاک شود، که من قطره ای شیر ندارم۔ گفت : راست است اما من عار دارم که مهمان امشب بی شام بخسپد، خدای عزّ و جل این طفلک را بی روزی نگذارد و پیش از آنکه روز فروشود بز را بیار تا در تاریکی به سبب ذبح آن رنجیده نشوی۔

زن رفت و بز را از چراگاه آورد و مرد بسمل کرد و زن آن را بپخت و پیش آورد تا خورند و نماز خفتن کردند و خفتند۔ چون بامداد برخاستند و نماز بامداد کردند، خلیفه غلام را خواند و آهسته پُرسید که : ”چند زر داری؟“ گفت : ”پانصد دینار“۔ گفت : ”برو بدین مرد صاحبِ خیمه ده تا برگِ خویش سازد“۔ غلام گفت : ”ای خداوند، بهای بزی دانگی بیش نباشد۔ یکی دو سه دانگ بدو ده که مرد ترا نه شناسد“۔ گفت : اگر او مرا نشاسد من خود را می شناسم۔ او بر درویشی خود که در تمام املاک همان بز داشت از سر آن برخاست۔ اگر پانصد دینار بدو دهم هنوز عُشر مال خود را باو نداده باشم، او را بر من ترجیح باشد۔ ای غلام، برو و پانصد دینار زر بدو ده و بسیار معذرت کن۔ غلام پانصد دینار بدو داد و معذرت کرد۔

(ماخوذ از فارسی و دستور)
(مؤلفہ ڈاکٹر زهرا خاطری، گیا)

ABDIEL SOLUTIONS ABSOL PATNA

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

مشکل الفاظ کے معانی

آغاز باریدن کرد	=	بارش ہونے لگی
استقبال کرد	=	استقبال کیا
املاک	=	ملکیت، مِلک کی جمع یعنی جائدادیں
بخسپد	=	وہ سوتا ہے
برگ	=	پتہ، توشہ، طعام، غذا
بسمل کرد	=	ذبح کر دیا
بشاشت	=	خوشی
پای افزار	=	جوتا
ترجیح	=	ایک کو دوسرے پر فضیلت دینا
خداوند	=	مالک
خیمہ	=	ٹینٹ
خلفا	=	خلیفہ کی جمع
دانگ	=	درہم اور روپیہ کا چوتھا حصہ
درویشی	=	فقیری
دینار	=	سونے کا سکہ
ذبح	=	ذبح کرنا
روز فرو شود	=	غروب ہوتا ہے، ڈوبتا ہے
ستاند	=	اس نے پکڑا
عار	=	حیا، شرم
شام	=	رات کا کھانا

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

نمازِ خفتن	=	عشا کی نماز
بامداد	=	صبح
نمازِ بامداد	=	فجر کی نماز
بہا	=	قیمت
از سرِ آں برخاستن	=	قربان کردینا، ہاتھ اٹھا لینا
معذرت کن	=	معافی مانگو

غور کرنے کی باتیں

- مہمان نوازی ایک عمدہ صفت ہے۔ جس شخص میں یہ صفت ہوتی ہے وہ بہت محترم اور ممتاز ہوتا ہے۔
- دیہاتی نے اپنے یہاں آنے والے مہمان کی بہت خوش دلی اور خندہ پیشانی سے پذیرائی کی اور اپنی بکری کو اپنے مہمان کی ضیافت کے لیے قربان کر دیا، جو اس کا قیمتی سرمایہ تھی۔
- خلیفہ نے بھی اپنے غلام کے کہنے کے باوجود حوصلہ مندی کا ثبوت دیا۔
- اس سبق سے ہم کو یہ نصیحت ملتی ہے کہ اجنبی مہمان کا بھی استقبال نہایت خوش دلی سے کرنا چاہیے اور اس کی ضیافت اپنی استطاعت سے بڑھ کر کرنا چاہیے۔

مختصر سوالات

۱- خیمہ کے مالک کی بیوی خصی ذبح کرنے سے کیوں روک رہی تھی؟

۲- مہمان نوازی کا خیمہ کے مالک کو کیا بدلہ ملا؟

طویل سوالات

۱- بارش شروع ہونے کے بعد عباسی خلیفہ نے کیا کیا؟

۲- خیمہ کے مالک نے خلیفہ کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

۳- خیمہ کے مالک نے مہمان کے رات کے کھانے کا کیا انتظام کیا؟

۴- صبح ہوئی تو خلیفہ نے غلام سے کیا پوچھا؟

۵- خلیفہ نے غلام کو کیا حکم دیا؟

عملی کام

۱- سبھی مشکل الفاظ کو بار بار لکھیں اور ان کے معانی زبانی یاد کر لیں۔

۲- خیمہ کے مالک اور اس کی بیوی کی گفتگو اختصار میں لکھیے۔

۳- اس سبق میں جتنے افعال استعمال ہوئے ہیں استاد کی مدد سے ان کے مصادر لکھیے۔

❖❖❖

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

۲- جشنِ نوروز

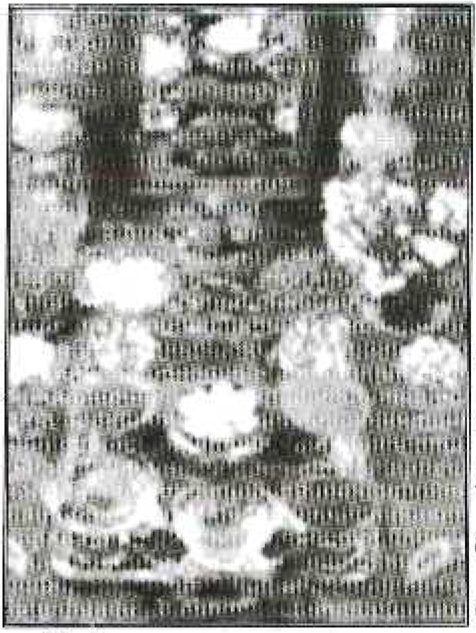

جشن نوروز از زمانهای بسیار قدیم در ایران برپا می شده است و در بارهٔ آن داستانها گفته اند. این جشن را نوروز می نامند، زیرا سال با آن آغاز می شود.

گویند که جمشید در این روز بر گاوی نشست و به جنگِ دیوان رفت و آنها را شکست داد و روزِ ششم فرودین با پیروزی تمام بازگشت و زرِ بسیار غنیمت آورد. به فرمانِ جمشید از آن زر و گوهر تختی ساختند.

از آن پس پادشاهانِ ایران هر سال این روز را جشن می گرفتند. شاه در این روز جامه ای گران بها می پوشید، گوهرهای گران بها بر خودی آویخت و تاج بر سری گذاشت و بر تختِ مخصوص می نشست.

در این هنگام شخصی که قدمِ او را مبارک می دانستند به خدمتِ شاه می رسید و سالِ نو را تبریک می گفت و به نیایش می پرداخت.

“منشِ بد شکست بیابد.

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

دروغ شکست بیابد۔

ناراستی شکست بیابد"۔

بدین ترتیب مراسم جشن نخستین روز سال آغاز می گشت۔ یکی از مراسم نوروز آن بود کہ بزرگان و نمایندگانی کہ از سراسرِ کشور در پای تخت گرد آمدہ بودند بہ خدمت شاہ می رسیدند و شادباش می گفتند۔ مراسم سلام نوروز اکنون نیز برگزار می شود۔

(ماخوذ از فارسی و دستور، کتاب اوّل)

(مؤلفہ دکتر زھرا خانلری، کیا)

مشکل الفاظ کے معانی

برپا شدن	=	منعقد ہونا
آغاز	=	شروع
دیوان	=	دیو کی جمع، شیطان
پیروزی	=	کامیابی
بازگشتن	=	واپس ہونا
غنیمت	=	وہ مال جو جنگ میں دشمن سے حاصل ہو
نخستین	=	پہلا
گرد آمدن	=	جمع ہونا

---

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

غور کرنے کی باتیں

- ہر قوم کے تیوہار کی کوئی نہ کوئی تاریخ ہوتی ہے۔ جشن نوروز ایرانیوں میں زمانہ قدیم سے مروّج ہے۔
- اس مضمون سے پتہ چلتا ہے کہ یہ تیوہار ایرانیوں میں کیسے شروع ہوا۔
- اس تیوہار کے دن ایرانی کیا کرتے ہیں، اور اس جشن کو کس طرح مناتے ہیں، اس پر روشنی پڑتی ہے۔
- یہ جشن نئے سال کے پہلے دن منایا جاتا ہے۔
- ایرانی یا شمسی سال فروردین مہینہ کی پہلی تاریخ (۲۱ مارچ) سے شروع ہوتا ہے۔
- یہ جشن ایرانیوں کے یہاں آج بھی منایا جاتا ہے۔

مختصر سوالات

۱- ایرانی سال کے پہلے دن کون سا جشن مناتے ہیں؟

۲- جمشید کون تھا؟

۳- شاہانِ ایران اس روز کیسا لباس پہنتے ہیں؟

۴- کیا سلامِ نوروز کی رسم آج بھی موجود ہے؟

۵- جمشید دیووں کو شکست دینے کے بعد ایران کس دن واپس آیا؟

طویل سوالات

۱- ایرانی جشن نوروز کس طرح مناتے ہیں؟ اسے پانچ جملوں میں تحریر کیجیے۔

۲- جمشید کے حالات اپنے استاد سے معلوم کر کے لکھیے۔

۳- جمشید کا تخت کس چیز سے بنایا گیا تھا؟ اسے چند جملوں میں لکھیے۔

عملی کام

۱- جشن نوروز کے طرز پر چند جملے فارسی میں عید الفطر پر لکھیے۔

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

۲- 'جمشید در این روز بر گاوی نشست'۔ اس جملے کی تحلیل نحوی کیجیے اور یہ بتایئے کہ یہ جملہ خبریہ ہے یا انشائیہ۔

۳- 'برپا شدن'، 'بازگشتن' اور 'گرد آمدن' سے ماضی قریب کی گردان لکھیے۔

۴- مندرجہ ذیل الفاظ کو فارسی جملوں میں استعمال کیجیے۔

پیروزی ....

غنیمت ....

تحسین ....

❖ ❖ ❖

ABDIEL SOLUTIONS ABSOL PATNA

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

۳- زن در هند

ملکہ نور جہاں

رضیہ سلطانہ

زنِ هندوستان مانندِ زنِ کشورهای اروپا در جنبش بحرکت آمده و جمعیت های متعددی مرکب از بانوانِ هند تشکیل رویده۔

درسال ۱۹۱۹ عیسوی این مجامع در هندوستان خیلی توسعه یافته ویک مجمع بزرگی بنام ''مجمعِ عموم زنانِ هند'' در ستان تاسیس یافت که دران مسائلِ اجتماعیِ زنان مانند اصلاحِ قوانینِ زناشوئی وپہ داشت و اخلاقِ زنان وحقوقِ اجتماعیِ آنها موردِ مذاکرہ وگفتگو قرار گرفت۔ و بدین وسیلہ بسیاری از عاداتِ نکوهیدہ ومخالفِ قانونِ اجتماعی و مدنی کہ در بابتِ زنان جاری بودہ وظلمانی کہ درحقِ آنان وارد می ساختند رفع و برطرف شدہ است۔ ازان جملہ سوزانیدنِ زنانِ زندہ بعد از وفاتِ شوهر وازدواجِ دخترانِ خردسال وغیرہ باشد۔

سروجنی نائیڈو

برڈلا سارا بھائی

انجمن زنان قوانینی وضع کردہ است کہ بحالِ آنان بسیار نافع و نیکو بودہ وحقوقِ آنها را حمایت و دفاع می کند۔ از کوشش های این انجمنِ زنانِ این کشور نیز اهل شدہ اند و در عهدہ های مهم دولتی مثلِ قضاوت، وکالت و طبابت مشغول کار هستند۔ خانم وجیا لکشمی پاندیت، خانم ساروجینی نایدو، خانم شاهنواز،

اندرا گاندھی

پرتیبھا دیوی سنگھ پاٹل

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

خانم کلثوم سایانی و خانم مرڈلا سارا بھائی وغیرہ از بانوانِ نامی ھند برای بہبودی بانوان خیلی زحمت کشیدہ اند۔ حتی یکی از میان آنان خانم اندرا گاندی نخست وزیر جمہوریۂ ھند منتخب شدہ است۔ دیگر خانم ھای ممتاز ھند این طور ھستند : سرکار خانم ملکہ نور جہان بیگم، خانم رضیہ سلطانہ، صدر جمہوریۂ ھند خانم پرتیبھا دیوی سنگھ پاتیل، خانم محسنہ قدوائی، خانم انورہ تیمور، خانم جے للیتا، خانم ارونا آصف علی، خانم ممتا بنرجی، خانم مایاوتی، خانم شیلا دیکشت و خانم چاند بی بی وغیرہ آن۔ از اینہا مقام و رتبتِ زن در کشور کنونی ھند بخوبی معلوم می گردد۔

(ماخوذ)

مشکل الفاظ کے معانی

جمعیت	=	انجمن
اجتماعی	=	معاشرتی
زناشوئی	=	عقد و نکاح
نکوھیدہ	=	زشت، بُرا
مَدَنی	=	شہری
ازدواج	=	عقد و نکاح
خردسال	=	کم عمر
دفاع کردن	=	حفاظت کرنا
کشور	=	مُلک
اھل	=	لائق
کنونی	=	جدید

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

تاسیس = بنیاد

نخست وزیر = وزیراعظم

غور کرنے کی باتیں

- یوروپی ممالک کی خواتین میں انیسویں صدی میں بیداری آئی۔
- اُن ملکوں کی خواتین نے اپنے حقوق کی حفاظت کے لیے اپنی انجمنیں بنائیں۔
- بیسویں صدی عیسوی کے آغاز میں ان تحریکوں سے ہندستان کی خواتین میں بھی بیداری آئی۔
- شوہر کی وفات کے بعد بیوہ کو زندہ جلانے کا رواج عام تھا۔ اس کو ستی پرتھا کہتے تھے۔
- کم عمر لڑکے اور لڑکیوں کی شادی کا بھی چلن تھا
- خواتین کی بیداری سے اس قسم کی غیر انسانی اور غیر اخلاقی حرکتوں پر روک لگی۔
- خواتین میں تعلیم کا ذوق پیدا ہوا۔ اب تو زندگی کے ہر شعبہ میں خواتین کام کرتی نظر آتی ہیں۔

مختصر سوالات

۱- یوروپی خواتین میں کب بیداری آئی؟

۲- ہندستان کی خواتین کب بیدار ہوئیں؟

۳- حالیہ دور میں ہندوستانی سیاست میں اہم رول ادا کرنے والی چند خواتین کے نام بتایئے۔

۴- کسی دو ظالمانہ حرکتوں کا ذکر کریں جو ہندستانی عورتیں جھیلتی تھیں۔

۵- پانچ مشہور ہندستانی خواتین کے نام لکھیے۔

طویل سوالات

۱- ہندستانی خواتین کے متعلق پانچ جملے لکھیے۔

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

۲- ہندستانی جمہوریہ کی خاتون صدر اور وزیر کے نام بتائیے۔
۳- خواتین میں بیداری آنے کے فوائد بیان کیجیے۔

عملی کام

۱- مندرجہ ذیل افعال کے صیغوں کے نام لکھیے:

یافت ....
کرد ....
می ساختند ....
شدہ است ....

❖❖❖

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

۴- فردوسی

فردوسی یکی از شاعرانِ بزرگِ ایران است کہ در حدودِ ھزار سال پیش می زیستہ است۔ فردوسی در توس (طوس) نزدیک مشہد بہ دنیا آمد و در ھمانجا زندگی کرد۔ آرامگاھش نیز در توس است۔ کسانی کہ برای زیارت بہ مشہد می روند از آرامگاه این شاعر بزرگ ھم دیدن می کنند۔

فردوسی مردی میہن پرست بود و بہ تاریخِ ایرانِ قدیم علاقہ داشت۔ این بود کہ داستانہای شاھان و پہلوانانِ قدیمِ ایران بہ شعر در آورد و در کتابی جمع کرد۔ ھمۂ ایرانیان این کتاب را می شناسند و آن را می خوانند۔ اسم این کتاب شاھنامہ است۔ شاھنامہ داستان ھای زیبا دارد مانند داستان رستم و سہراب، بیژن منیژه و زال و رودابہ۔

فردوسی با سرودنِ شاھنامہ خدمتی بزرگ بہ ایران کرده است۔ این است کہ ھمۂ ایرانیان فردوسی را دوست دارند۔ و بر او آفرین گویند۔ فردوسی خود گفتہ است :

بسی رنج بُردم درین سالِ سی   عجم زنده کردم بدین فارسی
نمیرم ازین پس کہ من زنده ام   کہ تخمِ سخن را پراگنده ام
ھرآنکس کہ ھشداری دارد و دین   پس از مرگ بر من کند آفرین

(ماخوذ)

❖ ❖ ❖

ABDIEL SOLUTIONS ABSOL PATNA

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

مشکل الفاظ کے معانی

می زیستہ است	=	زندہ رہا ہے۔ زیستن مصدر سے ماضی قریب ہے۔ یہاں 'می' دوام وتسلسل کے معنی میں ہے۔
توس (طوس)	=	ایران کا ایک مشہور شہر ہے۔
مشہد	=	ایران کا بہت مشہور شہر جہاں حضرت امام موسیٰ کاظم کا مزار ہے۔
آرام گاہ	=	آرام کی جگہ۔ یہاں اس سے مزار مراد ہے۔
میہن	=	وطن
علاقہ	=	تعلق
شاہنامہ	=	فردوسی کی مشہور مثنوی جس میں ساٹھ ہزار اشعار ہیں۔
روداہہ	=	زال کی بیوی کا نام ہے۔

غور کرنے کی باتیں

- فردوسی ایران کے قومی شاعر ہیں۔
- انھوں نے شاہنامہ کے عنوان سے ایک طویل مثنوی نظم کی۔
- شاہنامہ میں قدیم ایران کے بادشاہوں کے حالات، ان کی حکمرانی وغیرہ کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔
- مثنوی اُس نظم کو کہتے ہیں، جس کے ہر دو مصرعے ہم قافیہ اور ہم ردیف ہوتے ہیں۔
- فارسی میں رزمیہ، بزمیہ، عرفانی اور متصوفانہ طویل مثنویاں نظم ہوئی ہیں۔
- مولانا روم کی مثنوی ''مثنوی معنوی'' عرفانی مثنوی ہے۔

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

❖ فردوسی کا شاہنامہ رزمیہ مثنوی کی مثال ہے۔

مختصر سوالات

۱- فردوسی نے کون سی مثنوی لکھی تھی؟
۲- اس نے یہ مثنوی کس بادشاہ کے زمانہ میں لکھی تھی؟
۳- اس کا نام شاہنامہ کیوں رکھا گیا؟
۴- یہ مثنوی کتنے سالوں میں لکھی گئی؟
۵- عجم سے کیا مراد ہے؟

طویل سوالات

۱- فردوسی کے حالات زندگی کو اپنی زبان میں مختصر طور پر لکھیے۔
۲- فردوسی نے کیوں کہا کہ ''عجم زندہ کردم بدیں فارسی''۔
۳- ایران کے ان دو شہروں کی اہمیت بتایئے، جن کا اس سبق میں ذکر ہے۔

عملی کام

مندرجہ ذیل الفاظ کو بتایئے کہ وہ زمانہ کے اعتبار سے کون سے افعال ہیں۔ اور ان کا صیغہ کیا ہے؟

زیستہ است ....

می شناسد ....

گویند ....

داشت ....

❖ ❖ ❖

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

۵- امیر خسرو دهلوی

ابوالحسن یمین الدوله امیر خسرو به سالِ شش صد و پنجاه و یک در شهر پتیالی (نزد آگره) متولّد شد۔ پدرش امیر سیف الدین محمود یکی از فضلای زمان به شمار می رفت۔ خسرو بعد از کسبِ علوم و فنون به تحصیلِ آثار و اشعار فارسی پرداخت۔ درین زبان استعدادِ کلّی بهم رسانید و از عنفوانِ شباب به سرودنِ اشعار آغازید۔ از جهتِ ندرتِ بیان و شیرینیِ کلام و کثرتِ اشعار می توان اورا شاعرِ صفِ اوّل شمرد۔

اقامت گاهِ خسرو دارالسلطنت دهلی بود و نزد سلاطین آن ولایت معزّز و محترم بود و عدّه ای از آنان را در اشعارش نامبرد و مدح کرد۔ او در الفاظ و معانی پیرویِ شعرای نامیِ ایران نمود۔ با این همه توان گفت خسرو طرز خاصی دارد که آن لحن در دیگر شعرای زبانِ پارسیِ هند به تفاوتِ مراتب دیده می شود۔ و این سبک به تدریج صورتی مخصوص اختیار کند و سبک خصوصیِ هند را به وجود می آرد۔

امیر خسرو به دست شیخ نظام الدین اولیاً بیعت کرد۔

غزل های او بیشتر مضامین عاشقانه دارد۔ او گفتگوی آرزوهای دیدار و هجر درمیان آورده و از سیلِ اشک دروی بحث کرده است۔ امیر خسرو در اتباعِ نظامی گنجوی مثنویات نوشته و مثنویاتِ او از حیث تاریخ اهمیت دارد۔ او کتابی در فنِ انشا بنامِ رسائل الاعجاز تالیف کرده است۔

بحیثیت مجموعی خسرو را می توان بزرگ ترین شعرای فارسیِ هند نامید۔

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

وفات خسرو بہ سال ۷۲۵ھ در دارالسلطنتِ دھلی اتفاق اُفتاد و در پائین نظام الدین اولیاؒ آسودہ است۔

(ماخوذ)

مشکل الفاظ کے معانی

فضلا	=	فاضل کی جمع، بزرگ، زیادہ
بہ شمار رفتن	=	شمار ہونا، گنا جانا
کسب	=	حاصل کرنا
استعداد	=	قابلیت
بہم رسانیدن	=	اکٹھا کرنا، جمع کرنا
عنفوان	=	ابتدا، آغاز
سرودن	=	گانا، کہنا
اقامت گاہ	=	رہنے کی جگہ
سلاطین	=	سلطان کی جمع، بادشاہ
ولایت	=	ملک، علاقہ
لحن	=	لہجہ
تفاوت	=	فرق
سبک	=	طرز، اسلوب، طریقہ
تدریج	=	آہستہ آہستہ، دھیرے دھیرے
اولیاء	=	ولی کی جمع، دوست، قریب۔ یہاں واحد کے معنی میں استعمال ہے۔

ABSOL SOLUTIONS PATNA

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

اتباع = پیروی کرنا، تقلید کرنا

پائین = نیچے، پائتانہ

غور کرنے کی باتیں

- اس مضمون میں عنوان کے مطابق امیر خسرو کے حالاتِ زندگی، شاعروں میں ان کے مقام و مرتبہ اور ان کی خصوصیاتِ شاعری کو اختصار کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔
- خسرو ایک ایسے فارسی شاعر ہیں، جو ہندستان میں پیدا ہوئے، لیکن انھوں نے فارسی غزل اور مثنوی میں وہ مقام حاصل کیا جو اہلِ زبان ایرانی شاعروں کو حاصل تھا۔ اس سے ان کی فارسی زبان پر قدرتِ کاملہ کا اندازہ ہوتا ہے۔
- ان کی غزلیں سعدی و حافظ کی غزلوں سے کم معیار کی نہیں ہیں۔ ان میں بھی وہی نغمگی، سوز و گداز اور عشقِ حقیقی کی کشش معلوم ہوتی ہے، جو مذکورہ شاعروں کے کلام میں پائی جاتی ہے۔
- ان کی مثنویات بھی فارسی زبان کی بہترین مثنویوں میں شمار ہوتی ہیں۔ اور نظامی گنجوی کی مثنویوں کے ہم مرتبہ ہیں۔
- خسرو سبکِ ہندی کے موجد اور اسے بامِ ارتقا پر پہنچانے والوں میں شمار ہوتے ہیں۔ اس لیے خسرو کو ایرانی شعراء بھی قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

مختصر سوالات

۱- پٹیالی نزد آگرہ میں کون پیدا ہوا تھا؟

۲- امیر خسرو کی ولادت کب ہوئی تھی؟

۳- ان کے والدِ محترم کا اسمِ گرامی کیا تھا؟

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

۴- وہ کس زبان کے شاعر تھے؟
۵- انھیں فارسی شاعری کے کن اصناف پر مہارت تامہ حاصل تھی؟
۶- وہ کس کے مرید تھے؟
۷- ان کی شاعری میں کس سبک کی پیروی کی گئی ہے؟

طویل سوالات

۱- امیر خسرو کے حالاتِ زندگی کو مختصر طور پر لکھیے۔
۲- فارسی غزل کی کون سی خوبیاں امیر خسرو کی غزلوں میں پائی جاتی ہیں۔ انھیں ان کے اشعار کی روشنی میں بیان کیجیے۔
۳- امیر خسرو نے کتنی مثنویاں لکھی ہیں؟ ان کے نام لکھیے۔

عملی کام

۱- خسرو کی کسی ایک غزل کو زبانی یاد کیجیے۔
۲- فارسی میں چار جملے لکھیے جو توانستن مصدر سے فعل ماضی مطلق یا زمانہ حال میں ہوں۔ جیسے: او توانست گفت، این می توان گفت۔

❖ ❖ ❖

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

تذکرہ

'تذکرہ' عربی زبان کا لفظ ہے۔ جس کا معنی ٹکٹ، پاسپورٹ، یادداشت اور نصیحت کرنا ہے۔ اصطلاحی اعتبار سے 'تذکرہ' فارسی زبان میں ان کتابوں کے لیے استعمال ہوتا ہے، جن میں شعرا کے حالات اور نمونۂ کلام موجود ہوں۔ فنی اعتبار سے 'تذکرہ' صنفِ انشا کی ایک قسم ہے، جس میں تاریخ، لغت اور تنقید کے تینوں عناصر موجود ہوتے ہیں۔

تاریخی اعتبار سے تذکرہ ایک قدیم صنف ادب ہے جو عربی ادب سے فارسی ادب میں آئی ہے اور انتہائی اہم صنفِ ادب ہے۔ تذکرہ ایسی کتاب کو کہا جاتا ہے، جس میں شاعروں، ادیبوں، صوفیوں اور عالموں کے حالات کو تحریر کیا گیا ہو۔ تذکرے، بیاض اور یادداشت قسم کی چیزیں ہیں، جس میں صاحب تذکرہ شاعروں کے حالاتِ زندگی، کلام کا نمونہ، تنقیدی جائزہ اور ادبی مقام کو بیان کرتا ہے۔

فارسی ادب میں تذکروں کا بیش بہا ذخیرہ موجود ہے، جس میں عموماً شاعروں، ادیبوں، عالموں اور بزرگانِ دین کے احوال زندگی اختصار کے ساتھ بیان کیے گئے ہیں۔

تذکرہ نویسی کی روایت فارسی زبان میں عوفی کی کتاب 'لباب الالباب' سے شروع ہوئی ہے۔ اس کے بعد ہی تذکرہ نویسی کا ایک عام رجحان وجود میں آیا۔ 'تذکرۃ الشعرا'، 'تحفۂ سامی'، 'ہفت اقلیم'، 'آتش کدہ'، 'صحفِ ابراہیم' وغیرہ اس فن کی مشہور کتابیں ہیں۔ غیر مسلم ادیبوں نے بھی تذکرے لکھے ہیں، جیسے 'سفینۂ خوشگو' اور 'سفینۂ ہندی'۔ اس کے علاوہ 'خزانۂ عامرہ'، 'مجمع النفائس'، 'ریاض الشعرا'، 'تذکرہ طاہر نصرآبادی'، 'مجمع الفصحا' اور 'معراج الخیال' وغیرہ بے

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

شمار تذکرے فارسی زبان میں موجود ہیں۔ انیسویں صدی کے اواخر اور بیسویں صدی کے اوائل میں تذکرے زیادہ لکھے گئے ہیں۔

تذکروں کی ترتیب میں ادیبوں نے تنوع سے کام لیا ہے۔ بعض تذکرے حروف تہجی کے اعتبار سے ہیں، بعض تاریخی ادوار کی ترتیب پر لکھے گئے ہیں اور بعض تذکرے اساتذہ کے اعتبار سے جمع کیے گئے ہیں۔

تذکروں کے ذریعہ ہم کو شاعروں اور ادیبوں کے بکھرے ہوئے احوال جمع کرنے میں مدد ملتی ہے۔

❖ ❖ ❖

ABSOL MODEL SOLUTIONS PATNA

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

سراج الدین علی خاں آرزوؔ

(۱۰۹۹-۱۱۶۹ھ)

سراج الدین علی خاں آرزو کی ولادت ۱۰۹۹ھ میں گوالیار میں ہوئی۔ ابتدائی تعلیم یہیں حاصل کی۔ ان کے والد شیخ حسام الدین حسامی طبعاً شاعر تھے اور پیشہ کے اعتبار سے سپاہی اور عالمگیری منصب دار تھے۔ اس طرح آرزو کو شاعری وراثت میں ملی تھی۔ چنانچہ چودہ سال کی عمر سے ہی شعر کہنا شروع کر دیا۔ اسی درمیان عالمگیری لشکر کے ہمراہ دکن کا سفر کیا۔ پھر اکبرآباد واپس آکر مولانا عماد الدین مشہور بہ درویش محمد کی خدمت میں رہ کر علوم متداولہ کو حاصل کیا۔ ۱۱۳۰ھ میں آرزو دہلی آگئے اور یہاں شعر گوئی کا جوہر دکھاتے رہے۔ زندگی عافیت کے ساتھ گزر رہی تھی، لیکن جب محمد فرخ سیر کا قتل ہو گیا تو پھر اکبرآباد آگئے اور ایک سال تک گوالیار میں قیام کیا اور دوبارہ دہلی منتقل ہو گئے۔ تیس سال دہلی میں زندگی بسر کی۔ تیرہ سال تک نواب اسحٰق خاں نجم الدولہ کی خدمت میں رہے۔ آخری عمر میں لکھنؤ آگئے اور یہیں ۲۳؍ ربیع الآخر ۱۱۶۹ھ میں ان کا انتقال ہوا۔ نعش کو ان کی وصیت کے مطابق شاہ جہاں آباد (دہلی) میں دفن کیا گیا۔

آرزو کی تصانیف مندرجہ ذیل ہیں:

۱- کلیات اشعار
۲- فرہنگ سراج اللغۃ
۳- چراغ ھدایت
۴- نوادر الالفاظ
۵- شرح گلستان
۶- شرح سکندر نامہ
۷- شرح قصائد عرفی
۸- نسخہ داد سخن
۹- نسخہ سراج منیر
۱۰- نسخہ سراج وہاج
۱۱- رسالہ موہبت
۱۲- مفتاح وتلخیص
۱۳- رسالہ عطیہ کبریٰ
۱۴- رسالہ تنبیہ الغافلین
۱۵- تذکرۃ الشعرا یعنی مجمع النفائس

❖❖❖

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

مجمع النفائس

مجمع النفائس کا اصلی نام تذکرۃ الشعرا ہے۔ یہ ایک عمومی تذکرہ ہے، جس میں ابو یزید بسطامی سے لے کر محمد اشرف یکتا کشمیری تک ۱۷۳۵ شعرا کے احوال اور تقریباً چالیس ہزار بیت موجود ہیں۔

آرزو نے اس تذکرہ میں اپنے تنقیدی شعور کا سلیقہ کے ساتھ استعمال کیا ہے۔ ساتھ ہی ایک قادر الکلام شاعر ہونے کی حیثیت سے اپنے اشعار کو بھی کثرت سے پیش کیا ہے۔ اپنے معاصرین کا احوال تفصیل سے لکھا ہے۔ کتاب کی عبارت سادہ اور سلیس ہے۔ کتاب میں شعرا کی فہرست موجود ہے۔ آزاد نے اس تذکرہ کو ۱۱۶۴ھ میں تالیف کیا اور اس کتاب کی تکمیل میں دوسرے تذکروں سے بھی مدد لی ہے۔ تاریخی اور تنقیدی دونوں اعتبار سے یہ تذکرہ اہم ہے۔

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

آزاد، سید غلام علی

از فرزندانِ سید عبدالجلیل بلگرامی کہ عبدالجلیل تخلص می کرد و احوالش می آید انشاء اللہ تعالیٰ۔ مردی فاضل و عالم، بزیارت بیت اللہ فائز گردیدہ۔ از چند گاہ در اورنگ آباد فروکش کردہ۔ صوبہ دارانِ دکن خیلی در تعظیم و توقیر اوی کوشند و سعادت دارین حاصل می نمایند۔ با سراج الدین علی خان آرزو اخلاص غایبانہ دارد۔ سابق از کمالِ شوق ھندوی جوانی فرستادہ و طلب اشعار و احوال سراج الدین علی خاں آرزو نمودہ۔ یک دو غزل فارسی و یک قصیدۂ عربی درکمال فصاحت و بلاغت فرستادہ بود۔ درین ولا ھندوی جوانی فرستادہ و سہ جزو از غزلیات خود نوشتہ، مشق سخن رسیدہ۔ تلاش ھای بالا دست دارد چنانچہ ازین اشعار او کہ نوشتہ می شود، ظاھر است۔ گویند تذکرۃ الشعرای نوشتہ، درین ولا نظر ثانی برآن باز می نویسد۔ ازوست :

کارِ دانا نیست در ایام غم ناخوش شدن
وقت نرگس خوش کہ در فصل خزان گیرد قدح

نقش و نگارِ دنیا سیرِ بہشت دارد
امّا چو پای طاؤس انجامِ زشت دارد

❖ ❖ ❖

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

مظہر، مرزا جانجانان

آنچه از زبانش مسموعست آنست که نام اصلی جانِ جان است۔ چه والدش محمد جان نام داشت۔ نظر بر آن جانِ جان موسوم گردانیده و حالا به جانِ جانان شهرت گرفته۔ ، عنفوان که والد مرحوش ودیعت حیات سپرده بفقر و فنا مشغولست۔ چنانچه در خدمت بزرگی از سلسلۂ نقشبندی داخل طریقه گشته۔ بعد ازان کسب فضایل صوری و معنوی نموده تا الحال که عمرش پنجاه رسید همیشه در استحکام مراتب ۔فی گری ساعیست۔ با این همه از سوز عشق ظاهری گاهی خالی نبوده، باوجود تقلید مذهب کمال توسعه مشرب دارند و در وقت فهم و ذکای طبع یکتای لیل و نهار بلکه بی مثل روزگار است۔ جدّت طبیعت وجودت قریحه بمرتبه دارد که بمصداق این مصرعه است :

که سخن نگفته باشی به سخن رسیده باشی

از ابتدای نومشقی با سراج الدین علی خاں آرزو کمال اخلاص و ارتباط دارند۔ پیشتر گاه گاهی ریخته که شعر آمیخته هندوی و فارسی است، بطریقۂ خاصه می گفت۔ حالا خلاف طرزی خود دانسته ترک نموده۔ بعضی از تلامذه خود را تربیت بسیار کرده حتی که بعضی می گویند خود گفته داد۔ والله اعلم۔ هرچند شعر دون دون مرتبه اوست درین ولا انتخاب اشعار نوشته می شود۔

دیدی آخر حالِ باغ ای بی مروّت باغبان
رخصتِ سیر چمن کردن نمی دادی مرا

❖ ❖ ❖

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

مشکل الفاظ کے معانی

فرزندان	=	(فرزند کی جمع)، اولاد
تخلص	=	چھٹکارا۔ اصطلاح میں اس نام کو کہتے ہیں جس کو شاعر اپنے شعر میں استعمال کرتا ہے۔
احوال	=	حال کی جمع
بیت	=	گھر۔ جس طرح غزل یا نظم کے دو مصرعوں سے مل کر ایک شعر بنتا ہے، اسی طرح مثنوی میں دو مصرعوں کی ایک بیت ہوتی ہے۔
فائز گردیدن	=	مراد پانے والا
زیارت	=	ملاقات، دیکھنا
فروکش کردن	=	اترنا، کسی جگہ میں رہنا
تعظیم	=	عزت کرنا
توقیر	=	عزت، احترام
سعادت	=	نیکی، خوش قسمت ہونا
دارین	=	دونوں دنیا یعنی دنیا اور آخرت
سابق	=	پچھلا، سبقت لے جانے والا
فرستادن	=	بھیجنا
فصاحت	=	خوش گو۔ اصطلاح میں اس کلام کو کہتے ہیں جو ہر طرح کے عیب سے پاک ہو۔
بلاغت	=	پہنچانا۔ اصطلاح میں ایسی گفتگو جو موقع کے مناسب ہو۔
ولا	=	دوستی، محبت، متعلق
بالادست	=	غالب، کامل
طاؤس	=	مشہور پرندہ، مور

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

ناخوش	=	ناراض
نرگس	=	سفید رنگ کے ایک چھوٹے پھول کا نام۔ مجازاً معشوق کی آنکھ۔
فصل	=	موسم
خزاں	=	پت جھڑ
قدح	=	پیالہ
زشت	=	خراب
مسموع	=	سنا گیا، سنا ہوا
حالا	=	اب، ابھی
شہرت گرفتن	=	مشہور ہونا
عنفوان	=	آغازِ جوانی، ہر چیز کی ابتدا
ودیعت	=	امانت
فقر	=	فقیری، مفلسی
فنا	=	ختم ہو جانا، مرنا
نقش بندی	=	صوفیوں کے ایک طبقہ کا نام
طریقہ	=	راستہ
کسب	=	کمائی
صوری	=	ظاہری
معنوی	=	معنی کی طرف منسوب ہے۔ اصلی، باطنی
استحکام	=	مضبوطی
مراتب	=	(مرتبہ کی جمع) [illegible]
سائل	=	[illegible]

ABDIEL SOLUTIONS ABDUL PATNA

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

سوز	=	جلن
تقلید	=	پیروی کرنا، پیچھے چلنا
مذھب	=	راستہ، چلنے کی جگہ، مجازاً دین
توسّعہ	=	کشادہ کرنا، پھیلانا
مشرب	=	پانی پینے کی جگہ، مجازاً دین، مذھب
فہم	=	سمجھ
ذکا	=	ذہانت، عقل
طبع	=	طبیعت، مزاج
یکتا	=	یگانہ، ایک
جدّت	=	نیاپن، تازگی
جودت	=	نیکی، تیزی، خوبی
قریحہ	=	عمدہ مال، آدمی کی طبیعت
مصداق	=	مطلب، وہ شَی جس پر کوئی معنی بولا جا سکے۔
ارتباط	=	ملانا، دوستی، ربط و تعلق
ریختہ	=	بکھرا ہوا، فارسی ملی ہوئی اردو
آمیختہ	=	ملا ہوا
دون	=	حقیر، کمینہ، تھوڑا
مروّت	=	مردانگی، ہمدردی
رخصت	=	اجازت، چھٹی

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

غور کرنے کی باتیں

❖ تذکرہ ایسی کتاب کو کہا جاتا ہے جس میں شاعروں، ادیبوں، صوفیوں اور عالموں کے حالات تحریر کیے گئے ہوں۔
❖ بیاض میں صرف شاعروں کے اشعار نقل کیے جاتے ہیں۔
❖ تاریخ اور سوانح نگاری کے لیے تذکرہ کی حیثیت ماخذ کی ہے۔
❖ تنقید کا اوّلین نقش ہم کو تذکرہ میں ہی ملتا ہے۔
❖ تذکرے چونکہ ذاتی اور انفرادی معلومات پر ترتیب دیے جاتے ہیں۔ اس لیے اکثر ایک دوسرے تذکروں کے بیانات میں اختلاف ہوتا ہے۔
❖ سراج الدین علی خاں آرزو کی تحریر سادہ اور سلیس ہے اور شاعروں کے اشعار کثرت سے نقل کیے گئے ہیں۔
❖ آرزو ایک قادر الکلام شاعر ہیں اور تقریباً ۳۰ ہزار اشعار اُن کی یادگار ہیں۔
❖ نظم و نثر میں آرزو نے ۱۵ تصانیف یادگار چھوڑی ہیں۔
❖ مجمع النفائس کا اصل نام تذکرۃ الشعرا ہے، جسے آرزو نے ۱۱۴۶ھ میں مکمل کیا ہے۔
❖ آرزو کا انتقال لکھنؤ میں ہوا اور دہلی میں دفن کیے گئے۔
❖ مغلیہ دورِ حکومت میں دہلی کو شاہ جہاں آباد کہا جاتا تھا۔

مختصر سوالات

۱- آرزو کا پورا نام کیا ہے؟
۲- آرزو کے والد کا نام کیا ہے؟
۳- شاہ جہاں آباد اب کس نام سے مشہور ہے؟
۴- مجمع النفائس کا اصلی نام کیا ہے؟
۵- آرزو کا وطن کہاں ہے؟
۶- آرزو کی کل تصانیف کتنی ہیں؟

DIEL SOLUTIONS

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

۷۔ آرزو کی وفات کس شہر میں ہوئی؟

۸۔ آرزو کی وفات کس سال میں ہوئی؟

۹۔ مجمع النفائس میں کتنے شاعروں کا تذکرہ ہے؟

۱۰۔ تذکرہ نویسی کا آغاز کس نے کیا؟

۱۱۔ سب سے پہلے تذکرے کا نام کیا ہے؟

طویل سوالات

۱۔ مجمع النفائس پر ایک مختصر نوٹ لکھیے۔

۲۔ فارسی میں تذکرہ نویسی کی ابتدا کے بارے میں جو کچھ جانتے ہیں، لکھیے۔

۳۔ سراج الدین علی خاں آرزو کے حالاتِ زندگی پر روشنی ڈالیے۔

۴۔ آرزو نے سید غلام علی آزاد کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے، اس کا خلاصہ لکھیے۔

۵۔ مجمع النفائس کے حوالے سے مرزا مظہر جانجاناں کا تعارف کروائیے۔

عملی کام

۱۔ فصاحت اور بلاغت کی تعریف مثال کے ساتھ لکھیے۔

۲۔ داشتن مصدر سے مضارع کی گردان معنی کے ساتھ لکھیے۔

۳۔ سلسلہ نقشبندیہ کے بارے میں معلومات حاصل کیجیے۔

۴۔ مندرجہ ذیل الفاظ کو مرکبِ اضافی میں استعمال کیجیے:

زیارت	....	غزلیات	....
شاعر	....	اصلی	....
روزگار	....		

❖ ❖ ❖

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

داستانِ کوتاہ (افسانہ)

قصہ گوئی اور داستان سرائی انسانی فطرت میں شامل ہے۔ اس کی روایت انسانی تاریخ کے اوّلین دور سے ملتی ہے۔ قصہ کی مختلف قسمیں ہیں اور داستان و ناول کی طرح افسانہ بھی ایک مشہور قسم ہے۔ فارسی میں ناول کے لیے ''نول'' یا ''رمان'' اور افسانے کے لیے ''داستانِ کوتاہ'' کی اصطلاح رائج ہے۔ داستان میں مافوق البشر کارنامے بیان ہوتے ہیں اور حقیقی زندگی کے مختلف پہلوؤں کی عکاسی کی جاتی ہے۔ جب کہ افسانہ میں زندگی کا صرف ایک پہلو پیش کیا جاتا ہے۔

افسانہ ایک ایسی نثری کہانی ہے جو ایک ہی نشست میں پڑھی جا سکے۔ یہ عام کہانی سے الگ ایک فنی تخلیق ہے جس میں پلاٹ اور افراد قصہ یعنی کردار کے علاوہ ارتقا، ایک لازمی عنصر کی حیثیت رکھتے ہیں۔ یہی خوبیاں افسانہ کو عام حکایتوں سے منفرد بناتی ہیں۔ افسانہ کی بنیاد عام طور پر نفسیاتی حقیقت پر رکھی جاتی ہے۔

فارسی میں ''داستان کوتاہ'' یا افسانہ کی ابتدا ناول کے بعد ہوئی ہے۔ ابتدا میں سعید نفیسی اور رضا ہنری نے غیر ملکی زبان کے افسانوں کا فارسی زبان میں ترجمہ کیا اور رسالہ ''افسانہ'' کا اجرا عمل میں آیا۔ محمد علی جمال زادہ فارسی کے پہلے افسانہ نگار ہیں۔ ان کا افسانوی مجموعہ ''یکی بود و یکی نبود'' ۱۹۲۰ء میں برلن سے شائع ہوا، جسے فارسی قصہ کی دنیا میں ایک سنگ میل کہا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ محمد علی جمال زادہ کے مجموعے ''صحرائی محشر'' اور ''راہ آب نامہ'' بھی خاص اہمیت کے حامل ہیں۔

صادق ہدایت کو دوسرا افسانہ نگار تسلیم کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد حسین قلی، صادق چوبک، میر محمد حجازی، غلام حسین عابدی اور جمال میر صادق جیسے افسانہ نگاروں نے فارسی افسانہ نگاری کو نئی جہت بخشی اور افسانہ نگاری کو بامِ عروج تک پہنچایا۔

❖❖❖

ABSOLUTE SOLUTIONS PATNA

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

دهقانِ فداکار

غروبِ یکی از روزهای سرد پائیز بود۔ خورشید در پشتِ کوههای پُر برفِ یکی از روستاهای آذربایجان فرورفته بود۔ کار روزانۂ دهقانان پایان یافته بود۔ غلام علی هم دست از کار کشیده بود و به دهِ خود باز می گشت۔ دران شبِ سرد طوفانی، نورِ لرزانِ فانوسِ کوچکی راهِ او را روشن می کرد۔

دهی که غلام علی دران زندگی می کرد نزدیکِ راه آهن بود۔ غلام علی هر شب از کنارِ راه آهن می گذشت تا به خانه اش برسد۔ آن شب، ناگاه صدای غرّشِ ترسناکی از کوه برخاست۔ سنگ های بسیاری از کوه فرو ریخت و راه آهن را مسدود کرد۔

غلام علی می دانست که تا چند دقیقۂ دیگر، قطار مسافربری به آنجا خواهد رسید۔ با خود اندیشید اگر قطار با توده های سنگ برخورد کند واژگون خواهد شد۔ ازین اندیشه سخت مضطرب شد۔ نمی دانست در آن بیابانِ دور افتاده چگونه رانندۂ قطار را از خطر آگاه کند۔ درهمین حال، صدای سوت قطار از پشت کوه شنیده شد که نزدیک شدنِ آن را خبر می داد۔

غلام علی روزهای را که به تماشای قطار می رفت به یاد آورد۔ صورتِ خندانِ مسافران را به یاد آورد که از درون قطار برای او دست تکان می دادند۔ از اندیشۂ حادثۂ خطرناکی که در پیش بود قلبش سخت لرزید۔ در جستجوی چاره ای بود تا بتواند جان مسافران را نجات بدهد۔

ناگهان چاره ای به فکرش رسید۔ دران سرمای شدید به سُرعت لباس های خود را از تن درآورد و به سرِ چوبدستی خود بست۔ نفت فانوس را روی لباسهایش ریخت و آن را آتش زد و مانند مشعلی بدست گرفت۔ غلام علی درحالی که مشعل را بالا نگاه داشته بود۔ به طرفِ قطار دوید۔

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

رانندۂ قطار با دیدن آتش دانست کہ خطری در پیش است۔ تُرمز را کشید۔ قطار پس از تکانہای شدید از حرکت باز ایستاد۔ رانندہ و مسافران سراسیمہ از قطار بیرون ریختند۔ با دیدنِ تودہ ھای سنگ و غلام علی کہ با بدنِ برھنہ در آنجا ایستادہ بود، دانستند کہ فداکاری او آنہا را از خطر بزرگی نجات دادہ است۔ ھمگی از و تشکّر کردند۔ می خواستند بہ او پاداشی بدھند۔ غلام علی گفت: ''من این کار را برای رضای خدا و نجات شما ھم وطنانم انجام دادہ ام۔ پاداش من این است کہ موفّق شدم شما را نجات دھم''۔

غلام علی، دھقان فداکار، شادی آن شب را ھیچ گاہ فراموش نخواھد کرد۔

(ماخوذ از آزفا، حصہ سوم)

مشکل الفاظ کے معانی

پائیز	=	موسم خزاں
روستا	=	دیہات
آذر بایجان	=	ایران کے شمال مغرب کا ایک صوبہ
فرو رفتن	=	غروب ہونا
پایان یافتن	=	مکمل ہونا
دست کشیدن	=	چھوڑنا
بردہ خود	=	(بر+ دہ+ خود) اپنے دیہات یا گاؤں کو
بازگشتن	=	واپس جانا
لرزان	=	ہلتا ہوا، جھلملاتا ہوا
نورِ لرزانِ فانوس	=	چراغ کی ٹمٹماتی روشنی
راہِ آہن	=	ریلوے لائن (ریل کی پٹری)
غرّش	=	دھماکہ

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

فرو ریختن	=	نیچے گرنا
مسدود کردن	=	بند کر دینا
قطار مسافربری	=	مسافر کو پہنچانے والی ٹرین
برخورد کردن	=	ٹکرانا
واژگون شدن	=	الٹ جانا
مضطرب	=	پریشان ہونا
رانندهٔ قطار	=	ٹرین کا ڈرائیور
آگاه کردن	=	خبر کرنا
سوت	=	سیٹی
به یاد آوردن	=	یاد آنا
دست تکان دادن	=	ہاتھ ہلانا
درآوردن	=	اتارنا
تکه	=	کپڑا، شال، رومال
آتش زدن	=	آگ لگانا
نگاه داشتن	=	پکڑنا
جرم	=	پاپ
باز ایستادن	=	رک جانا
پاداش	=	نیکی کا بدلہ

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

غور کرنے کی باتیں

- ”دھقان فدا کار“ ایک اخلاقی و سبق آموز افسانہ ہے۔ اس افسانے کے ذریعے یہ تعلیم دی گئی ہے کہ انسان جہاں بھی رہے اور جس جگہ سے گزرے وہاں ہر وقت یہ خیال رکھے کہ اس کے ارد گرد کوئی ایسی چیز نہ ہو جس سے عام آدمی کو مصیبت و تکلیف پہنچے۔ اگر کوئی چیز نظر آئے تو اس کو راستہ سے دور کیا جائے یا ایسی صورت نکالی جائے تاکہ لوگ اس کے ضرر سے محفوظ ہو جائیں۔
- اس افسانہ میں ایک دیہاتی کا واقعہ بیان کیا گیا ہے جو ہر روز حصولِ رزق کے لیے شہر جاتا ہے اور شام کو اپنے گھر لوٹ آتا ہے۔ حسب معمول ایک دن وہ شام کو اپنے گھر لوٹ رہا تھا۔ راستہ میں ریلوے لائن تھی۔ ریلوے لائن پار کرنے کے دوران اس کو ایک بھیانک آواز سنائی دی اور کیا دیکھتا ہے کہ پہاڑ کا ایک بڑا ٹکڑا ٹوٹ کر ریلوے لائن پر آگیا ہے اور ریلوے لائن پر مسافر ریل گاڑی آنے والی ہے۔ حادثہ ہونے کی بات سوچ کر دیہاتی پریشان ہو جاتا ہے۔ سخت ٹھنڈک پڑنے کے باوجود وہ اپنا کپڑا اُتارتا ہے اور تیل میں بھگو کر روشن کرتے ہوئے مسافر ریل گاڑی کی طرف دوڑ جاتا ہے۔ ڈرائیور دور سے دیکھ لیتا ہے اور سمجھ جاتا ہے کہ کوئی حادثہ کی اطلاع ہے۔ ڈرائیور ریل گاڑی کو روک دیتا ہے۔ آگے دیکھتا ہے کہ پہاڑ کا ایک بڑا ٹکڑا ریل لائن پر آگیا ہے جس سے ایک بڑا حادثہ ہو سکتا تھا۔ اس طرح دیہاتی مزدور نے اپنی سوجھ بوجھ سے ایک بڑے حادثہ سے لوگوں کو بچا لیا اور سیکڑوں جانیں ختم ہونے سے بچ گئیں۔
- اس افسانہ کا سب سے اہم پہلو یہ ہے کہ دیہاتی مزدور غریب ہے۔ برف باری کے باوجود وہ انسانی ہمدردی کے جذبہ کے تحت اپنے کپڑے کو اُتارتا ہے اور تیل میں بھگو کر آگ لگا کر حادثہ کو ٹالنے کے لیے دوڑ پڑتا ہے۔ اور جب حادثہ ٹل جاتا ہے تو اس کو انعام و اکرام کی پیشکش کی جاتی ہے جس کو وہ ٹھکرا دیتا ہے اور کہتا ہے کہ میں نے یہ کام خدائے تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے اور آپ لوگوں کی جان بچانے کے لیے کیا ہے نہ کہ کسی انعام و اکرام کی لالچ میں۔
- دیہاتی مزدور اس رات کے واقعہ کو اپنی زندگی کا ایک اہم واقعہ و کارنامہ شمار کرتا ہے جس کو وہ کبھی

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

بھی بھول نہیں سکتا ہے۔

- اس افسانہ سے یہ سبق ملتا ہے کہ انسان زندگی میں جو بھی کام کرے اس میں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی ورضا کا جذبہ ہمیشہ پیش نظر رکھے۔ کبھی بھی لالچ اور اُمید کے تحت کام نہیں کرنا چاہیے۔
- ''دھقان فداکار'' ایک افسانہ ہے جس میں اخلاقی اور مذہبی وسماجی اقدار کا جذبہ پایا جاتا ہے جو کسی بھی درسی کتاب کا ایک لازمی عنصر ہوتا ہے تاکہ اس کے ذریعہ بچوں کے اندر سماجی خدمت، اخلاص، نیک نیتی کا جذبہ پیدا کیا جا سکے۔ اسی مقصد کے تحت اس افسانہ کو داخل نصاب کیا گیا ہے۔ یہ افسانہ آزفا (آموزش زبان فارسی) کتاب سے ماخوذ ہے۔

مختصر سوالات

۱- افسانہ کو فارسی زبان میں کیا کہتے ہیں؟
۲- فارسی زبان میں افسانہ کی ابتدا کس صنف کے بعد ہوئی؟
۳- فارسی کے کچھ مشہور افسانہ نگاروں کے نام بتائیں؟
۴- ''دھقان فداکار'' افسانہ کس کتاب سے ماخوذ ہے؟
۵- اس افسانے سے کیا نصیحت ملتی ہے؟
۶- ''دھقان فداکار'' نے انعام لینے سے کیوں انکار کیا؟
۷- اس افسانے کی روشنی میں ہم کو کیا کرنا چاہیے؟
۸- افسانہ کو داخل نصاب کرنے کا مقصد کیا ہے؟

طویل سوالات

۱- داستانِ کوتاہ (افسانہ) پر ایک مختصر مضمون لکھیے۔

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

۲- ''دھقانِ فداکار'' افسانہ کا مرکزی خیال کیا ہے؟ بیان کیجیے۔
۳- ''دھقانِ فداکار'' کا خلاصہ اپنی زبان میں لکھیے۔

عملی کام

۱- اس سبق سے ماضی مطلق کو چنیے اور ان سے فعل ماضی قریب بنائیے۔
۲- اس سبق سے ماضی بعید کے صیغوں کو چن کر لکھیے۔
۳- درج ذیل الفاظ کے معنی لکھیے اور جملوں میں استعمال کیجیے:

پائیز	....	....
بہ دِہ خود	....	....
راہِ آہن	....	....
غرش	....	....
فرو ریختن	....	....
رانندۂ قطار	....	....
سوت	....	....
قرمز	....	....

❖ ❖ ❖

ABDIEL SOLUTIONS ABSOL PATNA

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

بخش نظم

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

حمد

"حمد" کا لغوی معنیٰ "تعریف" اور "خدا کی تعریف کرنا" ہے۔ اصطلاح میں ایسی نظم کو حمد کہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی تعریف میں کہی گئی ہو۔ حمد میں شاعر خدا کی تعریف، اُس کی قدرت کا اظہار اور صفات خداوندی کا تذکرہ شاعرانہ انداز میں پیش کرتا ہے۔ شاعر خدا کی طرف رجوع ہو کر کائنات میں بکھری ہوئی خدا کی نعمتوں کا تذکرہ کرتا ہے جو ثنا اور توصیف خداوندی کے اظہار کا بہترین ذریعہ ہے۔

"حمد" یعنی خدا کی تعریف اصلاً توحید کا بیان کرنا ہے۔ یعنی خدا کی خدائی یکتا و یگانہ ہے۔ کوئی کسی اعتبار سے اس کا شریک نہیں ہے اور یہی ایمان کی حقیقت ہے۔ اس طرح شاعر کا کمال یہ ہے کہ حمد گوئی میں خدا کی ذات و صفات کو بیان کرنے میں کسی غیر کی طرف نہ جھانکے۔

حمد کا تعلق چونکہ خدا کی ذات سے ہے یعنی بندہ، بندہ بن کر خدا کی تعریف کرتا ہے۔ اس لیے بندگی میں کمال پیدا کرنا، حمد گوئی کا کمال ہے۔ اس طرح "حمد" کہنا شاعر کے لیے آسان بھی ہے اور دشوار بھی۔

"حمد" صنف سخن کے لحاظ سے مستقل ایک مضمون ہے جو نظم کی شکل میں ہوتا ہے۔ لیکن کبھی کبھی شاعر قصیدہ یا مثنوی کے شروع میں بھی حمد کے اشعار لکھتا ہے۔ یہ ایک پسندیدہ طریقہ ہے کہ کسی چیز کے بیان کرنے سے پہلے خدا کی تعریف کی جائے۔

تاریخی اعتبار سے حمد گوئی کی روایت بہت قدیم ہے۔ فارسی زبان و ادب کی تاریخ حمد سے شروع ہوئی ہے۔ مشکل سے ہی فارسی کا کوئی ایسا شاعر ہوگا جس نے حمد سے اپنے کلام کا آغاز نہ کیا ہو۔ تمام اصناف سخن میں حمد گوئی کی روایت موجود ہے۔ فارسی ادب میں "حمد" کہنے والے شاعروں کی تعداد بے شمار ہے بلکہ یوں کہا جائے کہ ہر ایک شاعر نے اپنے اعتبار سے حمد کہی ہے تو غلط نہیں ہے۔ اور یہ ایک مستقل صنف کی حیثیت رکھتی ہے۔

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

شیخ فرید الدین عطّار

اصلی نام محمد، لقب فرید الدین اور تخلص عطار ہے۔ نیشاپور میں پیدا ہوئے۔ سالِ ولادت ۱۱۱۹ھ ہے۔ بچپن سے طبیعت تصوف کی طرف مائل تھی۔ آبائی پیشہ عطاری کا تھا۔ باپ کے انتقال کے بعد آبائی پیشہ کو ترقی دی۔ ایک دن عطار اپنی دکان پر بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک فقیر آگیا اور خواجہ صاحب کی دکان کو دیکھنے لگا۔ خواجہ صاحب نے کہا کہ کیوں اپنا وقت ضائع کرتے ہو اپنا راستہ لو۔ اس نے کہا تم اپنی فکر کرو، میرا جانا کیا مشکل ہے۔ یہ کہہ کر وہیں لیٹ گیا۔ خواجہ صاحب نے جو دیکھا تو وہ انتقال کر چکا تھا۔ اس واقعہ کا عطار پر گہرا اثر پڑا۔ دکان راہِ خدا میں لٹا دی اور کاروبار چھوڑ [illegible]۔

عطار نے جوانی کا زمانہ علوم و معارف کی تحصیل میں گزارا اور آخری عمر میں مقامِ ارشاد پر فائز ہو گئے۔

عطار کے اشعار سے معلوم ہوتا ہے کہ انھوں نے مصر، دمشق، ہندوستان، ترکستان اور مکہ کی سیاحت کی تھی۔

عطار نے باوجود فقر و تصوف کے عطار خانہ اور مطب کا تعلق قائم رکھا اور اسی حالت میں متعدد

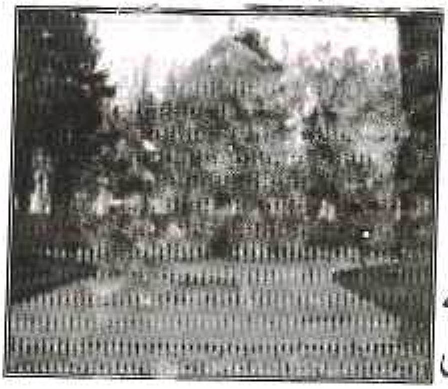

کتابیں لکھی ہیں۔ تصوف میں بہت اونچا مقام تھا۔ مولانا جلال الدین رومی اُن کو اپنا پیشوا مانتے ہیں۔ ایک جگہ لکھتے ہیں۔

هفت شہرِ عشق را عطار گشت
ما هنوز اندر خم یک کوچہ ایم

اپنے وطن نیشاپور میں ہی ایک مغل نے اپنی تلوار سے خواجہ کو ۱۱۴ برس کی عمر میں ۱۲۲۹ھ میں قتل کر ڈالا۔ شیخ عطار کی

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

تصانیف کی تفصیل اس طرح ہے:

اسرار الٰہی، الٰہی نامہ، مصیبت نامہ، وصیت نامہ، پند نامہ، بلبل نامہ، حیدر نامہ، جواہر نامہ، مختار نامہ اور شرح القلوب کے ناموں سے کئی مثنویاں لکھی ہیں۔

عطار کی سب سے بڑی یادگار ان کے قصیدے اور غزلیات کا دیوان ہے، جس میں دس ہزار کے قریب اشعار ہیں۔ دوسری مشہور تصنیف مثنوی منطق الطیر اور تیسری مشہور تصنیف تذکرۃ الاولیا ہے۔

عطار کے دیوان میں نہایت عارفانہ اور شور انگیز اشعار ہیں۔ گویا اپنے ضمیر کے اسرار کو شعر کا جامہ پہنایا ہے۔

منطق الطیر میں عارفانہ مطالب کو نہایت لطیف حکایات کے پیرایہ میں بیان کیا ہے۔

❖❖❖

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

حمد

شیخ فریدالدین عطار

حمد بی حد مر خدای پاک را
آنکه ایمان داد مشت خاک را

اوست سلطان هرچه خواهد آن کند
عالمی را در دمی ویران کند

هست سلطانی مسلّم مر و را
نیست کس را زهرهٔ چون و چرا

آن یکی را گنج و نعمت می دهد
دیگری را رنج و زحمت می دهد

آن یکی را زر دو صد همیان دهد
دیگری در حسرت نان جان دهد

آن یکی بر تخت با صد عزّ و ناز
دیگری کرده دهان از فاقه باز

بی پدر فرزند پیدا او کند
طفل را در مهد گویا او کند

مردهٔ صد ساله را حی می کند
این بجز حق دیگری کی می کند

از زمین خشک رویاند گیاه
آسمان را بی ستون دارد نگاه

هیچ کس در مُلکِ او انباز نی
قولِ او را لحن نی آواز نی

❖❖❖

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

مشکل الفاظ کے معانی

حمد	=	تعریف
بے حد	=	بے انتہا، بہت زیادہ
سر	=	خاص کر، بے حساب
مشت	=	مٹھی
خاک	=	مٹی
مشت خاک	=	انسان
سلطان	=	بادشاہ
دم	=	وقت، لمحہ
دمی	=	ایک لمحہ
سلطانی	=	بادشاہت
مسلّم	=	مانا گیا، تسلیم کیا ہوا
زَہرہ	=	دلیری، ہمت، پتہ
چون و چرا	=	حجت کرنا، تنقید کرنا
گنج	=	خزانہ
رنج	=	تکلیف
زحمت	=	تکلیف
زر	=	سونا، روپیہ
ھمیان	=	روپیوں کی تھیلی
حسرت	=	ارمان، افسوس
عزّ و ناز	=	عزت اور فخر

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

جان دادن	=	مر جانا
طفل	=	بچہ
مہد	=	گود، گہوارہ
حیّ	=	زندہ
کی	=	کب
بجز	=	بغیر
رویانیدن	=	اُگانا
گیاہ	=	گھاس
ستون	=	کھمبا
نگاہ داشتن	=	حفاظت کرنا
انباز	=	شریک
نَی	=	نہیں
لحن	=	آواز

غور کرنے کی باتیں

- حمد اصل میں توحید خداوندی کا بیان ہے۔ لیکن چونکہ ذاتِ الٰہی کا بیان کرنا آسان نہیں ہے۔ اس لیے شاعر صفات خداوندی کے اظہار کا سہارا لیتا ہے اور اللہ کی قدرت کو اپنے انداز میں بیان کرتا ہے۔
- موجودہ حمد میں عطّار نے بڑی سادگی سے صفات خداوندی کو بیان کیا ہے، اور اس کی طاقتوں اور قدرتوں کو اچھوتے انداز میں پیش کیا ہے۔

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

- حمد میں عام طور پر عقیدت کا اظہار ہوتا ہے۔ اس حمد میں عطار نے اپنے پختہ اور عارفانہ عقیدے کو بیان کیا ہے۔
- اس حمد کے اشعار میں شاعر نے لفظی اور معنوی صنعتوں کا بھی نمونہ پیش کیا ہے۔
- عطار نے خدا کی ایسی صفات کو اس حمد میں بیان کیا ہے، جس کا مشاہدہ ہر انسان ہر وقت کرتا رہتا ہے۔ مثلاً آسمان کا بغیر ستون کے قائم رہنا، زمین سے گھاس کا اُگنا وغیرہ۔

مختصر سوالات

۱- حمد کس کو کہتے ہیں؟

۲- حمد اور مناجات کا فرق بتائیے۔

۳- حمد میں کن چیزوں کو بیان کیا جاتا ہے؟

۴- اللہ تعالیٰ نے بغیر باپ کے کس کو پیدا کیا؟

۵- وہ کون بچہ تھا جو ماں کی گود میں بولنے لگا؟

طویل سوالات

۱- داخلِ نصاب حمد کا خلاصہ اپنی زبان میں لکھیے۔

۲- عطار نے اس حمد میں خدا کی کن صفات کا تذکرہ کیا ہے؟

۳- درج ذیل شعر کی تشریح کیجیے:

بی پدر فرزند پیدا او کند
طفل را در مہد گویا او کند

۴- فرید الدین عطار کے بارے میں دس جملے لکھیے۔

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

۵- اللہ کے صفات کو اپنے مشاہدے کی بنیاد پر لکھیے۔

عملی کام

۱- حمد کے اشعار کو یاد کیجیے۔
۲- وحد کا مصدر کیا ہے، وحد کس طرح بنا ہے؟
۳- نگاہ داشتن کو اپنے جملہ میں استعمال کیجیے۔

❖ ❖ ❖

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

نعت

نعت عربی زبان کا لفظ ہے۔ اس کا ترجمہ ہے ''تعریف''۔ اصطلاح میں اس منظوم کلام کو نعت کہتے ہیں، جس میں حضور ﷺ کی تعریف اور آپ ﷺ کے صفات کو بیان کیا جائے۔

نعت گوئی ایک اہم صنف سخن ہے، اور جس قدر اہم ہے اسی قدر نازک بھی ہے۔ اس لیے کہ نعت میں شاعر اپنے شوق و ذوق اور محبت و وارفتگی کا اظہار رسول ﷺ کی شان میں کرتا ہے اور اس ادب کے ساتھ کہ شانِ نبوی ﷺ میں کہیں اور کسی اعتبار سے جھول اور لغزش نہ آنے پائے۔

عالمی ادب میں فارسی ادب نعت گوئی اور مدح رسول ﷺ کے باب میں سب سے زیادہ خوش نصیب اور سرمایہ دار ہے۔ جذبات کی جو فراوانی اور گرمی یہاں نظر آتی ہے دوسری ادبیات میں نہیں پائی جاتی۔ حسن و احسان کا سب سے بڑا پیکر اور جمال و کمال کا سب سے لطیف مظہر حضور ﷺ کی ذاتِ گرامی ہے۔ اس لیے شاعروں نے قدرتی طور پر اپنے کلام کے عجیب و غریب اور ایسے نادر نمونے پیش کیے ہیں، جو اس ذات کے لیے مخصوص ہیں۔

عرب اور عجم میں نعت گوئی کی مضبوط روایت موجود ہے۔ صحابیٔ رسول ﷺ حسان بن ثابتؓ حضور ﷺ کی موجودگی میں منبر رسول ﷺ پر بیٹھ کر حضور ﷺ کے خصائل بیان کرتے تھے۔ شعرائے عجم نے بھی نعت گوئی میں اپنے جوہر کا کمال دکھایا ہے۔

❖ ❖ ❖

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

حاجی محمد جان قدسی

حاجی محمد جان قدسی کی پیدائش مشہد مقدس میں ہوئی۔ اسی مناسبت سے قدسی تخلص اختیار کیا۔ جوانی میں حج بیت اللہ کا شرف حاصل کیا۔ شاہ جہاں کے دور میں ہندوستان آنا ہوا۔ سب سے پہلے خواجہ عبد اللہ خان ہفت ہزاری کی شان میں قصیدہ کہا اور بہت زیادہ انعام حاصل کیا۔ ۱۰۴۲ھ میں شاہ جہاں کی خدمت میں ایک قصیدہ کہا۔ شاہ جہاں بہت خوش ہوا اور حکم دیا کہ قدسی کے منہ کو سات بار جواہرات سے بھرا جائے۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ اب قدسی کی شہرت ہر چہار جانب ہوگئی اور شاہ جہاں نے اس کو اپنا ملک الشعرا مقرر کر دیا۔ جب ۱۰۴۵ھ میں جشن نوروز کے موقع پر قدسی نے قصیدہ پڑھا تو بادشاہ نے خوش ہوکر روپیہ سے اس کو وزن کروایا۔ اس طرح وہ بادشاہ سے انعامات حاصل کرتا رہا۔

۱۰۵۶ھ میں لاہور میں اس کا انتقال ہوا۔ قدسی نے مثنوی، قصیدہ اور غزل پر مشتمل اپنا دیوان یادگار چھوڑا ہے۔ ایک مثنوی ''ظفر نامۂ شاہ جہاں'' بھی اس نے نظم کی تھی۔

نصاب میں شامل نعت، قدسی کی نعت گوئی کا بہترین نمونہ ہے۔

❖ ❖ ❖

ADIEL SOLUTIONS ABSOL

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

نعت

حاجی محمد جان قدسی

مرحبا سیّدی مکّی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چه عجب خوش لقبی

منِ بیدل بہ جمالِ تو عجب حیرانم
اللہ اللہ چہ جمال ست بدین بو العجبی

چشمِ رحمت بکشا سوی من انداز نظر
ای قریشی لقبی ھاشمی و مطلبی

ما ھمہ تشنہ لبانیم و تویی آبِ حیات
رحم فرما کہ ز حد می گذرد تشنہ لبی

عاصیانیم ز ما نیکیِ اعمال مپرس
سوی ما روی شفاعت بکن از بی سببی

سیّدی انت حبیبی و طبیب قلبی
آمدہ سوی تو قدسی پیِ درمان طلبی

❖❖❖

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

مشکل الفاظ کے معانی

مرحبا	=	شاباش (شاد باش)، مہمان کی تعظیم کے لیے بولا جاتا ہے
سید	=	سردار
مدنی	=	مدینہ منورہ کا رہنے والا
فدا	=	قربان ہونا، جان و مال نچھاور کرنا
عجب	=	انوکھا
جمال	=	خوبصورتی
بوالعجبی	=	انوکھی ذات جس کو دیکھ کر لوگ تعجب کریں
بکشا	=	تو کھول، کشادن سے فعل امر
سوی	=	طرف
تشنہ	=	پیاسا
عاصی	=	گنہ گار
شفاعت	=	سفارش کرنا
أنتَ (عربی)	=	تم
حبیب	=	دوست
طبیب	=	حکیم، ڈاکٹر
قلب	=	دل
درمان	=	علاج
طلب	=	مانگنا، خواہش

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

غور کرنے کی باتیں

❖ نعت گوئی مدحیہ شاعری کی اس قسم کو کہتے ہیں جس میں شاعر حضور ﷺ کے خصائل اور عادات کو عقیدت کے ساتھ پیش کرتا ہے۔

❖ نعت گوئی ایک ایسا میدان ہے، جہاں پر شاعر کو بہت سنبھل کر شعر کہنا پڑتا ہے۔ اس لیے کہ تھوڑی سی لغزش سے ایمان سلب ہونے کا خطرہ ہے۔

❖ جو عشق و محبت رسول ﷺ میں جتنا پختہ ہوتا ہے، اس کی نعت اسی قدر زیادہ مقبول عام ہوتی ہے۔

❖ قدسی کی نعت گوئی تصوف کے حلقہ میں بہت مقبول ہے۔ ان کے اشعار، اوزان اور قافیہ کے اعتبار سے بھی ممتاز ہوتے ہیں۔

❖ عربی الفاظ کی جابجا شمولیت نے قدسی کے کلام کی دلآویزی میں اور اضافہ کر دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ غزل خواں حضرات ان کے کلام کو ترنم سے پڑھتے ہیں۔ دیگر شعرا اور صوفیا نے بھی کثرت سے ان کی نعت کی تضمین کی ہے۔

مختصر سوالات

۱۔ نعت کا معنیٰ بتایئے۔

۲۔ مرحبا! کس وقت بولا جاتا ہے؟

۳۔ بوالعجب کس کو کہتے ہیں؟

۴۔ نعت کن کی شان میں کہی جاتی ہے؟

۵۔ نعت کا کوئی شعر سنایئے۔

ADIEL SCHOLASTIC PATNA

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

طویل سوالات

۱- درج ذیل شعر کا مطلب بیان کیجیے۔

مرحبا سید مکّی مدنی العربی
دل و جاں باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

۲- شاعر نے اس نعت میں حضور ﷺ کی کن صفات کو بیان کیا ہے؟

۳- حضور ﷺ کی شان ''رحمت اللعالمینؐ'' کے بارے میں آپ جو کچھ جانتے ہیں لکھیے؟

۴- شاعر نے حضور ﷺ کو ''آبِ حیات'' سے تعبیر کیا ہے۔ ''آبِ حیات'' کی خصوصیات کو تفصیل سے لکھیے۔

۵- حضور ﷺ سے عشق و محبت کی علامت کیا ہے؟ مختصر لکھیے۔

عملی کام

۱- اس نعت کو یاد کیجیے اور ترنم سے پڑھنے کی کوشش کیجیے۔

۲- نعت کے پسندیدہ اشعار کو ایک جگہ لکھیے۔

❖❖❖

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

محمد حسین شہریار

نام محمد حسین اور شہریار تخلص ہے۔ ان کے والد کا نام میرآقا خشکنابی ہے۔ والد آذربایجان کے محکمۂ اپیل میں عدلیہ کے وکیل تھے۔ شہریار ۱۲۸۳ھ/ ۵-۱۹۰۴ء میں تبریز کے ایک علاقہ خشکناب میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی اور کچھ درمیانی تعلیم تبریز میں حاصل کی۔ پھر تہران آکر مدرسہ دار الفنون میں تعلیم مکمل کر کے ۱۳۰۳ھ/ ۱۹۲۵ء میں فیکلٹی آف میڈیسین میں داخلہ لیا۔ ۱۹۳۰ء میں اس سلسلۂ تعلیم کو چھوڑ کر خراسان چلے گئے۔ وہاں چھ سال رہنے کے بعد بینک میں ملازمت اختیار کر لی۔ ۱۹۳۸ء میں ان کے والد کا انتقال ہو گیا۔

محمد حسین طالب علمی کے دور سے شعر کہتے تھے اور بہجت تخلص کرتے تھے۔ لیکن بعد میں اپنا تخلص شہریار اختیار کیا۔ ان کا ایک مختصر مجموعۂ کلام ۱۹۳۲ء میں شائع ہوا۔ یہ دیوان اور ان کی جوانی کی تخلیق مثنوی ''روحِ پروانہ'' ان کی روز افزوں شہرت و مقبولیت کا باعث بنی۔ ۱۹۵۲ء میں ان کی غزلوں اور قطعات کا مجموعہ دو جلدوں میں شائع ہوا۔ ان کا نصف کلام اب تک شائع نہیں ہوا ہے۔

شہریار عربی اور فرانسیسی دونوں زبانوں پر قدرت رکھتے تھے۔ ترکی میں بھی کچھ اشعار کہے ہیں۔ شہریار کی زیادہ تر تخلیقات کا شمار عہد حاضر کے شاہکار میں ہوتا ہے۔ پوری فارسی دنیا میں فارسی کے مشہور ترین شاعروں میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ ان کی زیادہ تر شہرت ان کی غزل گوئی کی وجہ سے ہے۔ ان کی مثنویاں نئے انداز میں ہونے کے باوجود شاعرانہ کمال کو پہنچی ہوئی ہیں۔ موسیقی سے بھی اُن کا گہرا تعلق تھا۔

❖❖❖

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

آشیانِ عنقا

محمد حسین شہریار

(۱)

زین همرهان همرازِ من تنها توی تنها بیا
باشد که در کامِ صدف گوهر شوی، یکتا بیا

یارب که از دریا دلی خود گوهرِ یکتا شوی
ای اشکِ چشمِ آسمان در دامنِ دریا بیا

ای ماهِ کنعانی ترا یاران بچاه افگنده اند
در رشتهٔ پیوندِ ما چنگی زن و بالا بیا

مفتونِ خویشم کردی از حالی که آن شب داشتی
بارِ دگر آن حال را کردی اگر پیدا بیا

دنیا و مافیها اگر نا اهلت ارزانی کند
با سر گرانی بگذر از دنیا و ما فیها بیا

راهِ خرابات است این بی پاشده با سر برو
چون مه گرفته شعلهٔ شوقت به سر تا پا بیا

گر شهریاری خواهی و اقلیم جان از خاکیان
چون قاف دامن باز چین زیرِ پرِ عنقا بیا

❖❖❖

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

مشکل الفاظ کے معانی

آشیان = گھر

عنقا = ایک پرندے کا نام جسے کسی نے نہیں دیکھا ہے۔

همرهان = (همراه کی جمع)، ساتھ چلنے والا

کام = حلق، مقصد

صَدَف = سیپ

گوھر = موتی

یکتا = بے مثال

دامنِ دریا = ساحل سمندر

ماہِ کنعان = اصطلاحاً حضرت یوسفؑ (کنعان کا چاند)

رشتہ = دھاگا، تار

چنگی زن = چنگل مارو، ہاتھ مارو

مفتون = فریفتہ

حالی = خاص حالت

ارزانی کردن = سستا کرنا

سرگرانی = دردِ سر، ناراضگی

خرابات = شراب خانہ

اقلیم = قلمرو، حکومت

خاکیان = اولادِ آدم

ABDIEL SOLUTIONS ABSOL PATNA

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

نالۂ بلبل

محمد حسین شہریار

(۲)

دوستان باز دھن می بندند
چشم بندان بچہ فن می بندند

یادِ ایامِ قفس خوش کہ مرا
پر گشودند و دھن می بندند

پای گل چین نتوان بست ولی
پای مرغانِ چمن می بندند

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

کہنہ کارند حریفان هشدار
دستِ یارانِ کہن می بندند

شہرآرا چو بباغ آمد زاغ
بلبلان لب ز سخن می بندند

مشکل الفاظ کے معانی

نالہ	=	گریہ، رونا
باز	=	پھر
بندند	=	مصدر بستن سے فعل مضارع جمع غائب، باندھیں
بستن	=	باندھنا
چشم بندان	=	چشم بند کی جمع، آنکھ پر پٹی باندھنے والے
ایام (عربی)	=	یوم کی جمع، دن، زمانہ
قفس	=	قیدخانہ، پنجرا
گشودند	=	گشودن مصدر سے فعل ماضی مطلق جمع غائب، کھولا
گل چین	=	پھول چننے والا
کہنہ کار	=	تجربہ کار
کہن	=	پرانا
لب از سخن بستن	=	ہونٹ بند کر لینا، چپ ہو جانا، خاموش ہو جانا

---

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

غور کرنے کی باتیں

❖ صنفِ غزل سے متعلق غور کرنے کی باتیں حضرت نصر پھلواروی کی غزلوں کے بعد آیندہ صفحات میں دیے گئے ہیں۔ انھیں ضرور پڑھ لیں۔

طویل سوالات

۱- محمد حسین شہریار سے متعلق اپنی واقفیت چند جملوں میں لکھیے۔

۲- غزل ''آشیانِ عنقا'' کے پانچویں شعر کا مطلب بیان کیجیے۔

۳- غزل ''نالۂ بلبل'' کے دوسرے اور تیسرے شعر کی تشریح کیجیے۔

۴- ''نالۂ بلبل'' کے آخری شعر میں شہریار نے کیا سبق دیا ہے؟ لکھیے۔

۵- درج ذیل الفاظ کے معانی لکھیے :

عنقا	....	ھمراز	....
کامِ صدف	....	گوھر	....
ماہِ کنعانی	....	خرابات	....
نالہ	....	باز	....
قفس	....	گل چین	....
حریف	....	کہنہ کار	....
کہن	....	زاغ	....

۶- غزل ''آشیانِ عنقا'' اور ''نالۂ بلبل'' کے ایک ایک شعر زبانی یاد کیجیے اور اُن کی تشریح کیجیے۔

مختصر سوالات

۱- شہریار کا پورا نام کیا تھا؟

ABDIEL SOLUTIONS ABSOL PATNA

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

۲- شہریار کے والد کا نام کیا تھا؟

۳- شہریار کب اور کہاں پیدا ہوئے؟

۴- شہریار نے طالب علمی کے دور میں کون سا تخلص اختیار کیا تھا؟

۵- شاعری کی کون سی صنف شہریار کی شہرت کا سبب بنی؟

عملی کام

۱- دونوں غزلوں سے ایک ایک شعر کی تشریح لکھ کر اپنے استاد کو دکھایئے۔

۲- غزل ''آشیانِ عنقا'' کا مرکزی خیال کیا ہے؟ چند جملوں میں لکھ کر اپنے استاد سے اصلاح لیجیے۔

۳- غزل ''نالہ بلبل'' کا مرکزی خیال مختصراً لکھ کر اپنے استاد کو دکھایئے۔

۴- غزل ''آشیانِ عنقا'' سے فعل امر کے الفاظ چُن کر لکھیے۔

۵- درج ذیل محاورات کے معانی اپنے استاد سے معلوم کیجیے۔

(الف) گوھر شدن، چنگی زدن، ارزانی کردن، بی پا شدن، با سر رفتن، باز چیدن۔

(ب) دہن بستن، چشم بستن، پر گشودن، پای لستن۔

❖❖❖

ABDIEL SOLUTIONS ABSOL PATNA

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

نصرؔ پھلواروی

مولانا شاہ محمد علی حبیب بن مولانا شاہ محمد ابوالحسن فردؔ بن شاہ محمد نعمت اللہ قدست اسرارہم بڑے عالم متبحر، عارف کامل، ولی اور خدا رسیدہ بزرگ تھے۔ ان کی ولادت ۱۵/ رمضان روز چہار شنبہ ۱۲۴۹ھ/ ۱۸۳۳ء میں ہوئی اور وفات ۲۷/ ربیع الاوّل وقت ظہر ۱۲۹۵ھ/ ۱۸۷۸ء میں پھلواری شریف (پٹنہ) میں ہوئی اور باغ مجیبی میں گنبد پیر مجیب سے پچھم مدفون ہوئے، جس پر ایک وسیع عمارت ۱۳۴۹ھ میں تعمیر ہو گئی ہے۔ کتب درسیہ ہدایہ تک اپنے منجھلے چچا اور مرشد مولانا شاہ محمد ابوتراب آشنا قدس سرہ سے پڑھیں اور بقیہ کتب درسیہ اپنے چھوٹے چچا مولانا شاہ محمد حسین سے ۴/ شعبان بروز جمعہ ۱۲۷۲ھ میں تمام کیں۔ بیعت و اجازت و خلافت کلی آپ کو اپنے والد سے ۱۲/ ربیع الاوّل ۱۲۶۳ھ میں ہوئی۔ ۳۰/ ربیع الثانی ۱۲۶۸ھ میں سجادہ مجیبیہ پر متمکن ہوئے اور کامل ۲۸ سال رُشد و ہدایت، تعلیم و تربیت اور درس و تدریس میں بسر فرمایا۔

آپ کی تصانیف سے رسالہ شواہد الجملہ و نعت عظمیٰ و اسوۂ حسنہ اور دیگر کئی چھوٹے رسالے ہیں۔ شعر وسخن کا مذاق ابتدائے شعور سے تھا۔ نصرؔ تخلص کرتے تھے۔ اساتذہ کے کلام پر خصوصاً کلیات فردؔ پر غائر نظر ڈالنے کے بعد شاعری میں ان کا پایہ بہت بلند ہو گیا اور آپ کا شمار شعرائے مستندین میں ہو گیا۔ ایک جلد فارسی دیوان بنام معجز بیان ترتیب دی جو مطبع انوار محمدی لکھنؤ سے ۱۲۹۷ھ میں طبع ہوا۔ جس میں ردیف وار ۴۸۸ غزلیں، ایک قصیدہ، چند منقبت اور متفرقات ہیں۔ اس میں دیوان نعت مع ماجرای غم بھی شامل ہے، جس میں ۲۹ نعت ہیں۔ ماجرائے غم میں قطعات تاریخ ۵۰ صفحات پر مشتمل ہیں۔ اس کے نسخے اب نایاب وکمیاب ہیں۔

آپ کا فارسی کلام نہایت فصیح و بلیغ ہے۔ اردو کلام کی طرف آپ کی کوئی توجہ نہیں ہوئی۔

❖❖❖

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

صبر و خرد...

(۱)

صبر و خرد بعشق نیامد بکارِ ما
ما هر چه داشتیم شد از اختیارِ ما
امسال فصلِ گل نشده سازگارِ ما
آمد بهار و حیف نیامد نگارِ ما
هرگز ز آستانۂ تو بر نخاستہ
اِلّا بطوفِ خانۂ تو این غبارِ ما
دل شد ز داغِ عشق شگفتہ چمن چمن
همچون نسیم صبح گذر در بهارِ ما
تا عکسِ زلف و روی تو دارم بدل نهان
شام و سحر بود فلک از جان نثارِ ما
تا چند قصر در تہہِ اشعارِ عرضِ حال
دانست دل رُبا کہ همین شد شعارِ ما

❖❖❖

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

مشکل الفاظ کے معانی

خرد	=	عقل
اختیار	=	قدرت، قبضہ، قبول
حیف	=	افسوس، تلف
نگار	=	محبوب، تصویر، بُت
نخاستہ	=	نہیں اٹھا
اِلّا	=	مگر (حرف استثنا ہے)
طوف	=	کسی چیز کے گرد گھومنا، گشت کرنا
شگفتن	=	کِھلنا
شگفتہ	=	کِھلا ہوا
کوی	=	گلی، کوچہ
کشیدن	=	کھینچنا
کشد	=	کھینچے
دِل رُبا	=	دلفریب، جاذب، محبوب

غور کرنے کی باتیں

❖ غزل کا پہلا شعر یعنی مطلع ہم قافیہ ہوتا ہے اور آخری شعر کو ''مقطع'' کہا جاتا ہے، جس میں اکثر شاعر کا تخلص ہوتا ہے۔ ہم نے جو غزل پڑھی ہے وہ غزل مطلع اور مقطع کے ساتھ ایک ایسی غزل ہے جس میں قافیہ کے بعد ردیف کی بھی پابندی کی گئی ہے۔

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

- غزل شاعری کی مقبول ترین صنف ہے۔ اس صنف شاعری میں محبوب و محب ہم کلام ہوتے ہیں اور عشق و عاشقی کی باتیں ہوتی ہیں۔
- عام طور پر غزل کے ہر شعر کا مفہوم جداگانہ ہوتا ہے، لیکن غزلیں مسلسل اور ایک خاص موضوع اور عنوان کے تحت بھی لکھی جاتی ہیں۔ غزل کے ہر شعر میں تسلسل و روانی موجود ہوتی ہے۔
- غزل میں محبوب کی باتوں اور اس کی خوبیوں کا تذکرہ ہوتا ہے، لیکن محبوب سے مراد صرف محبوبِ حقیقی نہ ہو کر محبوبِ مجازی بھی ہوتا ہے۔ اس غزل میں یہ خوبی موجود ہے۔
- شاعر نے اپنی اس غزل میں لوگوں کو سبق دیا ہے کہ اگر دنیا میں تم کسی سے محبت کرتے ہو تو دنیا کی تمام چیزوں سے کنارہ کشی اختیار کرتے ہوئے اپنے محبوب میں گم ہو جاؤ۔ اگر تم محبوب کی محبت میں فنا ہو جاؤ گے تو کامیابی تمھارا قدم چومے گی۔
- شاعر نے محبوب کی محبت پانے کے لیے عاشق کو عشق کے طریقے بتائے ہیں اور عشق کے اصولوں کی واقفیت دی ہے کہ اپنے محبوب کی محبت میں کس طرح فنا ہونا اور کس طرح محو ہو جانا چاہیے۔
- شاعر نے اس غزل میں عشقِ مجازی کے علاوہ عشقِ حقیقی کو بھی بیان کیا ہے۔ اس طرح اس غزل کے مفہوم کو ہم عشقِ حقیقی اور عشقِ مجازی دونوں معنوں میں استعمال کرتے ہیں۔

مختصر سوالات

۱- نصرؔ کا تعلق کس خانوادہ سے ہے؟

۲- نصرؔ کی تاریخ وفات کیا ہے؟

۳- نصرؔ کی اس غزل سے ہم کون سا عشق سمجھ سکتے ہیں؟

۴- نصرؔ کی جائے ولادت اور جائے وفات کہاں ہے؟

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

طویل سوالات

۱- نصر کی غزلیہ شاعری پر ایک مختصر نوٹ لکھیے۔

۲- دوسرے اور پانچویں شعر کی تشریح کیجیے۔

۳- درج ذیل الفاظ کے معانی لکھیے :

آید خار نفس ایوان یقین خویش مدام

۴- اس غزل کے کسی دو شعر کی تشریح کیجیے۔

عملی کام

۱- غزل کا مطلع زبانی یاد کیجیے۔

۲- کسی دو شعر کا ترجمہ کیجیے اور اپنے استاد سے دکھلا کر اصلاح لیجیے۔

۳- اس غزل کا کیا مفہوم ہے اپنی زبان میں تحریر کر کے استاد سے اصلاح لیجیے۔

❖❖❖

ABDIEL SOLUTIONS ABSOL PVT

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

بزلفِ او اگر ...

(۲)

بزلفِ او اگر دل بستہ باشی
ز بند دو جہان وارستہ باشی
بصید تو در آید یک جہانی
ازان ناوک اگر دل خستہ باشی
ز خارِ نفسِ تو نبود خلش گر
در ایوانِ جہان گلدستہ باشی
اگر باشی بہ صاحب دلی باش
رطب گردی اگرچہ خستہ باشی
چو بشکستی دل از دنیا و عقبیٰ
یقین میدان بحق پیوستہ باشی
تو مایان را بدام خویش کردی
ز دام ما ھمہ برجستہ باشی
ھمہ در خانہ ات آیند بیباک
بروی قصر خود در بستہ باشی

❖❖❖

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

مشکل الفاظ کے معانی

بستن	=	مسدود کرنا، مقید کرنا، قید کرنا، باندھنا
بستہ	=	مقید، بندھا ہوا
بند	=	قید، زنجیر
وارستہ	=	رستہ، آزاد
صید	=	شکار
ناوک	=	تیر
خستہ	=	بدحال، فرسودہ، تھکا ہوا
خلش	=	چبھن، کھٹک
گلدستہ	=	پھولوں کا گچھا
رطب	=	تر
صاحب دل	=	دل والا، عارف
پیوستہ	=	متصل، ہمیشہ
برجستہ	=	بروقت، بے ساختہ، باہر نکلا ہوا، آزاد
بیباک	=	بے خوف، شوخ، بے ادب

غور کرنے کی باتیں

- یہ غزل بھی جناب نصر کے دیوان سے ماخوذ ہے۔
- اس غزل میں بھی شاعر نے غزل کی زبان استعمال کی ہے، مثلاً زلف، دل، ناوک، خارنفس وغیرہ،

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

جس کی وجہ سے غزل میں غزلیت مکمل طور پر پائی جاتی ہے۔

- پہلے شعر میں شاعر نے ''اُو'' کو محبوب کے لیے استعمال کیا ہے۔ اگر اس سے دل کو وابستہ کر دیا جائے تو دونوں جہاں کی فکر سے نجات مل سکتی ہے۔ عشق میں کامیابی کا یہی راز ہے۔ اور ہر میدان زندگی میں اسی کے ذریعہ کامیابی مل سکتی ہے۔
- اس غزل کا چوتھا شعر بھی توجہ طلب ہے۔ اگر کسی صاحب دل کی صحبت حاصل ہو جائے تو ہماری زندگی میں دشواریوں اور پریشانیوں کے باوجود بہار آسکتی ہے۔

مختصر سوالات

۱- نصر کا نام کیا ہے؟
۲- نصر کا سالِ ولادت کیا ہے؟
۳- نصر نے کب وفات پائی؟
۴- اس غزل میں نصر نے کس انداز کو بیان کیا ہے؟
۵- ''آستانۂ تو'' سے کیا مراد ہے؟
۶- غزل میں شاعر نے محبوب سے کس چیز کی تمنا کی ہے؟
۷- نصر اس غزل میں کہاں مرنے کی تمنا کرتے ہیں؟
۸- اس غزل سے ہم کو کیا سبق ملتا ہے؟

طویل سوالات

۱- نصر کے حالاتِ زندگی اور شاعری پر چند جملے لکھیے۔
۲- غزل میں شاعر کن باتوں کا ذکر کرتا ہے۔
۳- غزل پر مختصر نوٹ لکھیے۔

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

۴- درج ذیل الفاظ کے معنی لکھیے:

نہان　　شام وسحر　　اختیار　　بسر　　مسکین

عملی کام

۱- مندرجہ ذیل صیغوں کے مصادر بتائیے:

دارم　　کنھد　　داشتیم

۲- درج ذیل مصادر سے ماضی بعید کی گردان لکھیے:

داشتن　　گردن　　گرفتن

۳- مطلع، مقطع، قافیہ اور ردیف کی تعریف اپنے استاد سے معلوم کیجیے۔

❖❖❖

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

نظم

نظم فارسی شاعری کی ایک صنف ہے۔ لفظ نظم مختلف معانی میں استعمال ہوتا ہے۔ نثر کے مقابلے میں بھی نظم کا استعمال ہوتا ہے۔ اس لیے اس میں شاعری کے تمام اصناف کو شامل کر لیتے ہیں۔ غزل کے مقابلے میں بھی اس کا استعمال ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں نظم کسی عنوان پر مسلسل خیالات کے اظہار کا نام ہے۔ اس میں ہر شعر دوسرے شعر سے مربوط ہوتا ہے۔ لیکن غزل کا ہر شعر معنوی اعتبار سے مکمل ہوتا ہے۔ اس میں عام طور پر ہر شعر ایک دوسرے سے مربوط نہیں ہوتا وہ مکمل اِکائی ہوتا ہے۔ نظم ایک صنف کے طور پر اشعار کا ایک ایسا مجموعہ ہے جس میں ایک مرکزی خیال ہوتا ہے اور ارتقائے خیال کے ساتھ تسلسل پایا جاتا ہے۔

بہار، پروین اعتصامی، ادیب وغیرہ شعرا جدید نظم نگار ہیں۔

❖ ❖ ❖

ABDIEL SOLUTIONS ABSOL PATNA

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

ملک الشعرا بہار مشہدی

فارسی کے نظم نگار شعرا کے درمیان میرزا محمد تقی کا ایک خاص مقام ہے۔ انھوں نے فارسی نظم کو ایک نئی سمت عطا کی ہے۔ ملک الشعرا بہار مشہدی کا نام میرزا محمد تقی ہے۔ ان کا تخلص بہار ہے۔ میرزا محمد تقی ۱۲ ربیع الاوّل ۱۳۰۴ھ ق کو شہر مشہد میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد کا نام محمد کاظم صبوری تھا۔ میرزا محمد تقی کے والد کو بادشاہ کی جانب سے ملک الشعرا کا خطاب حاصل تھا۔ میرزا محمد تقی نے ابتدائی تعلیم گھر پر حاصل کی اور آٹھ سال کی عمر سے ہی شاعری شروع کر دی تھی۔ ان کے والد کا انتقال ۱۳۲۲ھ میں ہوا۔ والد بزرگوار کے انتقال کے بعد سلطان ناصرالدین شاہ نے ملک الشعرا کا خطاب میرزا محمد تقی کو عطا فرما دیا۔ یہ ناصرالدین شاہ کے زمانہ میں فارسی کے عظیم شاعروں میں شمار کیے جاتے تھے۔ ۱۳۳۰ھ / ۱۹۵۱ء میں فوت ہوئے۔ غزل، قصیدہ، مثنوی کل ملا کر بہار کے اشعار کی تعداد چالیس ہزار سے زیادہ ہے۔

❖❖❖

ABDIEL SOLUTIONS ABSOL

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

حُسن نیّت

نگر جز خوب صد در صد نه بینی
کہ گر بد بین شوی جز بد نه بینی

چو نیکو بنگری در ملک هستی
بغیر از جلوۂ ایزد نه بینی

ز نا بخرد جهان را روز تیره است
نگر تا روی نا بخرد نه بینی

دد و دیو ند خود بینان مغرور
همان بهتر که دیو و دد نه بینی

حقائق را ز چشم دیگران بین
کہ گر خود بین شوی جز خود نه بینی

مسلّم شد مرا کز حسن نیت
بغیر از حسن پیش آمد نه بینی

(ملک الشعرا بہارؔ مشہدی)

ABDIEL SOLUTIONS ABSOL PATNA

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

مشکل الفاظ کے معانی

نگر	=	تو دیکھ، نگریستن سے فعل امر ہے
صد در صد	=	سو فی صد
جز	=	علاوہ
بد بین	=	بُرا دیکھنے والا۔ اسم فاعل سماعی ہے
نابخرد	=	بے وقوف، کم عقل
ہستی	=	وجود
جلوہ	=	نور، روشنی
ایزد	=	خدا
خرد	=	عقل
دیو	=	شیطان
دد	=	شیطان، درندہ
حقائق	=	حقیقتیں، حقیقت کی جمع
مسلّم	=	تسلیم شدہ، مانا ہوا

غور کرنے کی باتیں

- کسی بھی نظم کے تین اجزا ہوتے ہیں۔ ابتدا، ارتقا، اختتام، اس نظم میں یہ تینوں اجزا موجود ہیں۔ اس لیے یہ مکمل نظم ہے۔
- حسن نیت اس نظم کا عنوان ہے۔ اس مرکزی خیال کو بہاؔر نے بہت ہی خوبصورتی سے پوری نظم

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

میں ملحوظ رکھا ہے۔

- اس نظم کی زبان آسان اور مؤثر ہے۔
- نظم میں ربط و سلسلہ کے ساتھ خیال کا آگے بڑھنا ضروری ہے۔ اس نظم میں ربط و سلسلہ کے ساتھ خیال آگے کی طرف رواں ہے۔ اس نظم کی روشنی میں بہار فارسی کے کامیاب ترین نظم نگار شاعر ہیں۔

مختصر سوالات

۱- بہار مشہدی کس صدی کا شاعر ہے؟
۲- بہار کا پورا نام کیا ہے؟
۳- بہار کس بادشاہ کے زمانے کے شاعر تھے؟
۴- بہار کے والد کا نام کیا ہے؟
۵- بہار کہاں پیدا ہوئے؟
۶- بہار کو ملک الشعرا کیوں کہتے ہیں؟
۷- ملک الشعرا کا خطاب کس نے دیا تھا؟
۸- بہار مشہدی کی تاریخ وفات کیا ہے؟

طویل سوالات

۱- بہار مشہدی کے حالات زندگی کو چند جملوں میں لکھیے۔
۲- نظم ''حسن نیت'' کا خلاصہ اپنی زبان میں تحریر کیجیے۔
۳- درج ذیل الفاظ کے معنی لکھیے:

صد در صد   جزبد   جلوہ   ایزد   نابخرد   دیو

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

۴- درج ذیل شعر کی تشریح کیجیے:

چو نیکو بنگری در ملک هستی
بغیر از جلوۂ ایزد نہ بینی

۵- درج ذیل شعر کا مطلب بیان کیجیے:

حقایق را ز چشمِ دیگران بین
کہ گر خود بین شوی جز خود نہ بینی

۶- درج ذیل الفاظ کے معنی لکھیے:

بدبین   جلوہ   ایزد   دیو   حقایق

۷- اس نظم میں کن کن مصادر کا استعمال کیا گیا ہے، بتایئے۔

عملی کام

۱- اس نظم میں استعمال فعل امر اور نہی کو جمع کیجیے اور ان کے مصادر لکھیے۔

۲- درج ذیل مرکبات کے معانی لکھیے۔

بدبین   ملک هستی   جلوۂ ایزد
خود بینان   حُسن نیت   پیش آمد

❖ ❖ ❖

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

ڈاکٹر محمد اقبال

فارسی اور اردو شعراء میں علامہ اقبال کا نام محتاجِ تعارف نہیں۔ ان کی ولادت ۲۳/ اپریل ۱۸۷۷ء کو سیالکوٹ میں ہوئی۔ ان کے والد کا نام نور محمد تھا۔ ان کا تعلق کشمیری پنڈتوں کے خاندان سے تھا۔ دو سو سال قبل ان کا خاندان مشرف بہ اسلام ہو گیا تھا۔ آپ کے والد ایک درویش صفت انسان تھے۔ آپ نے میٹریکولیشن تک کی تعلیم سیالکوٹ کے ایک ہائی اسکول میں حاصل کی۔ جناب مولانا حسن آپ کے مخلص وشفیق استاد تھے۔ میٹریکولیشن کے بعد آپ نے گورنمنٹ کالج لاہور میں داخلہ لیا۔ فلاسفی ان کا خاص مضمون تھا۔ یہاں فلاسفی کے مشہور استاد پروفیسر آرنلڈ سے اکتسابِ فیض کیا۔

مزار اقبال

علامہ اقبال نے زمانۂ طالب علمی سے ہی اردو میں شعر گوئی کا آغاز کر دیا تھا۔ کچھ سالوں کے بعد یہ اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لیے انگلینڈ تشریف لے گئے۔ یہاں انھوں نے قانون کی سند حاصل کی اور جرمنی کے میونخ یونیورسٹی سے فلاسفی میں ڈاکٹریٹ کیا۔ یورپ میں رہ کر انھوں نے وہاں کی تہذیب و ثقافت اور سیاست و تمدن کا گہرا مطالعہ کیا۔ اور وہاں کے بڑے بڑے فلسفیوں سے بھی استفادہ کیا۔ بعد میں ان کی اردو و فارسی شاعری پر اس کے گہرے اثرات مرتب ہوئے۔ ان کے اردو و فارسی کے آثار سے علمی دنیا اچھی طرح واقف ہے، جن کا تذکرہ تحصیل حاصل ہے۔ ان کی پوری اردو و فارسی شاعری وطن دوستی، ملی بیداری، آزادی افکار کے محور کے گرد گردش کرتی ہے۔ وہ ۱۹۳۸ء میں ۲۱/ اپریل کو لاہور میں فوت ہوئے۔

ABDEL SOLUTIONS ABSOL PATNA

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

اگر خواهی حیات اندر خطر زی

غزالی با غزالی دردِ دل گفت
ازین پس در حرم گیرم کنامی

بصحرا صید بندان در کمین اند
بکامِ آهوان صُبحی نہ شامی

امان از فتنہ صیّاد خواهم
دل از اندیشہ ها آزاد خواهم

رفیقش گفت ای یارِ خردمند
اگر خواهی حیات اندر خطر زی

دمادم خویشتن را بر فسان زن
ز تیغِ پاک گوهر تیز تر زی

خطر تاب وتوان را امتحان است
عیارِ جسم و جان را امتحان است

(ڈاکٹر محمد اقبالؔ)

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

مشکل الفاظ کے معانی

غزال	=	ہرن
حرم	=	خانۂ کعبہ
کنام	=	چوپایوں کی آرام گاہ، آشیانہ
صید بندان	=	شکاری
کمین	=	گھات
صیاد	=	شکاری، صید بند کی جمع
اندیشہ	=	وسوسہ، خیال
رفیق	=	دوست، ساتھی
یارِ خردمند	=	عقل مند دوست
دمادم	=	ہمیشہ
فساں زن	=	کھراد، کھراد پر مارو
فساں	=	کسوٹی، کھراد
زی	=	زندہ رہو۔ یہ زیستن مصدر سے فعل امر واحد حاضر ہے۔
عیار	=	کسوٹی

غور کرنے کی باتیں

❖ آپ نے ڈاکٹر محمد اقبال کی نظم ''اگر خواہی حیات اندر خطر زی'' پڑھی۔ اس حسین نظم میں اقبال نے زندگی گزارنے کا طریقہ بتایا ہے کہ دنیا شکاری کے پھندے کی طرح ہے، جو وہ شکار پکڑنے

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

کے لیے بچھائے رہتا ہے کہ کب شکار پھنس جائے۔ اسی طرح دنیا بھی انسان کے لیے ایک پھندہ ہے اور اس میں انسان کو زندگی گزارنی ہے لیکن یہ خیال رہے کہ وہ اس جال میں پھنس نہ جائے۔

- ڈاکٹر محمد اقبال نے ہرن کی باہمی گفتگو کے ذریعہ یہ بتایا ہے کہ ہرن اپنے دل کا احساس ظاہر کرتے ہوئے دوسرے ہرن سے کہتی ہے کہ جس جنگل میں ہم لوگ زندگی گزار رہے ہیں اس میں شکاری سیکڑوں جال ڈالے ہوئے ہیں اور ہر وقت گھات لگائے بیٹھے ہیں۔ اس لیے ہمیں ہمیشہ یہاں چوکنا اور ہوشیار رہنا چاہیے اور مصائب کا مقابلہ کرنا چاہیے۔
- اس نظم سے یہ سبق ملتا ہے کہ انسانوں کو زندگی گزارنے کے لیے ہمیشہ خطرات سے مقابلہ کرنے کے لیے تیار رہنا چاہیے۔

مختصر سوالات

۱- ڈاکٹر محمد اقبال کا تعلق کس خاندان سے تھا؟
۲- ڈاکٹر محمد اقبال نے اعلیٰ تعلیم کہاں حاصل کی؟
۳- ڈاکٹر محمد اقبال کے والد کا نام کیا تھا؟
۴- نظم میں شاعر کیا سبق دینا چاہتا ہے؟
۵- ڈاکٹر محمد اقبال کی وفات کب ہوئی؟
۶- ڈاکٹر محمد اقبال کی قبر کہاں ہے؟

طویل سوالات

۱- نظم کسے کہتے ہیں؟ ایک مختصر نوٹ لکھیے۔
۲- ڈاکٹر محمد اقبال کے حالات زندگی اور شاعری پر مختصر نوٹ لکھیے۔

SOLUTIONS ABDUL PATNA

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

۳- نظم ''اگر خواهی حیات اندر خطر زی'' کا مفہوم لکھیے۔

۴- درج ذیل اشعار کا مطلب لکھیے:

(۱) رفیقش گفت ای یار خردمند
اگر خواہی حیات اندر خطر زی

(۲) خطر تاب و توان را امتحان است
عیار جسم و جان را امتحان است

عملی کام

۱- اس نظم میں استعمال فعل مضارع کو جمع کیجیے اور اُن کا مصدر لکھیے۔

۲- درج ذیل الفاظ کا ترجمہ کیجیے اور اپنے استاد سے اصلاح لیجیے:

حرم گیرم ....
بکامِ آشوان ....
خواہی حیات ....
تیغ پاک ....

۳- اس نظم میں کن کن افعال کا استعمال کیا گیا ہے، لکھیے۔

❖ ❖ ❖

ABDIEL SOLUTIONS ABSOL PATNA

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

قصیدہ

قصیدہ صنف شاعری کی ایک مشہور قسم ہے، جس میں کسی کی تعریف یا ہجو (مذمت) بیان کی جاتی ہے۔ جس قصیدہ میں کسی کی تعریف بیان کی جائے اسے مدحیہ اور جس میں کسی کی مذمت کی جائے اسے ہجویہ قصیدہ کہتے ہیں۔ قصیدہ میں مدح و ذم کے علاوہ دیگر مضامین جیسے مناظر قدرت، پند و نصائح، فلسفیانہ افکار اور سماجی و معاشرتی حالات بھی بیان کیے جاتے ہیں۔

قصیدہ گوئی کی ابتدا عرب سے ہوئی ہے۔ ایران میں جب شعر گوئی کا آغاز ہوا تو عرب کی پیروی میں سب سے پہلے قصیدہ گوئی کا رواج عام ہوا۔ چونکہ یہی ایک ایسی صنفِ شاعری ہے جس کے ذریعہ شاعر کو انعام و اکرام اور عزت و مقام حاصل کرنے کا موقع ملتا ہے۔ اس لیے فارسی گو شعرا نے قصیدہ گوئی کے فن کو کمالِ عروج تک پہنچا دیا اور بڑے بڑے معرکے اس میدان میں فتح کیے۔

قصیدہ میں مندرجہ ذیل اجزا ہوتے ہیں:

۱- تشبیب ۲- گریز

۳- مدح ۴- حسن طلب یعنی عرض حال

۵- دعا (مقطع)

۱- تشبیب: قصیدہ کا ابتدائی حصہ ہے۔ اسی سے قصیدہ کا آغاز ہوتا ہے۔ اس کا پہلا شعر مطلع کہلاتا ہے۔ ایک قصیدہ میں ایک سے زیادہ مطلع بھی ہو سکتے ہیں۔ مطلع کے شعر کا ہم قافیہ اور ہم ردیف ہونا ضروری ہے۔ قصیدہ کے باقی اشعار کا دوسرا مصرعہ ہم قافیہ اور ہم ردیف ہوتا ہے۔ مطلع جتنا برجستہ اور شگفتہ ہوگا قصیدہ اتنا ہی کامیاب ہوگا۔

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

موضوع کے اعتبار سے تشبیب کے اشعار میں تنوع ہے۔ مناظر قدرت سے لے کر فخر و مباہات تک تمام مضامین اس میں بیان کیے جاتے ہیں۔

۲۔گریز: تشبیب اور مدح کے درمیان گریز کے اشعار کی وجہ سے حسن پیدا ہوتا ہے۔ شاعر اس طرح تشبیب کے اشعار کہتا ہوا مدح گوئی کی طرف گریز کرتا ہے کہ اس کی لطافت سے ندرت پیدا ہو جاتی ہے، اور قاری عام طور پر محسوس نہیں کر پاتا ہے۔

۳۔ مدح: قصیدہ کا خاص حصہ ہے۔ شاعر اس حصہ میں مدح سرائی کا کمال دِکھلاتا ہے۔

۴۔حسن طلب: قصیدہ کا وہ حصہ ہے، جس میں شاعر بڑی نزاکت کے ساتھ ممدوح کے سامنے اپنا مدعا پیش کرتا ہے۔

۵۔ دعا: قصیدہ کا آخری حصہ ہے۔ شاعر ممدوح کو دعا دیتا ہوا اپنے بہی خواہوں کی کامیابی کی دعا کرتا ہے۔

❖ ❖ ❖

ABDIEL SOLUTIONS ABSOL PATNA

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

فرّخی

نام ابوالحسن علی اور تخلص فرخی ہے۔ سیستان کے جولوغ نامی شخص کے بیٹے تھے۔ آغازِ جوانی میں ادب اور شاعری کے فن میں ماضی کے نامور شاعروں کی پیروی میں مصروف ہوگئے۔ چنگ اور بربط بجانے اور ترنم آفرینی و نغمہ انگیزی میں مہارت پیدا کی۔ انھی خوبیوں کی وجہ سے وہ سیستان کے ایک دہقان کے یہاں ملازم ہوگئے۔ شادی اور اولاد کے بعد سیستان سے باہر جانے اور شعر و موسیقی کے کسی قدردان کی خدمت میں ملازمت کرنے کا ارادہ کیا۔ امیر چغانیان کا وزیر عمید اسعد صاحب ذوق تھا۔ اس نے قصیدہ سن کر انعام و اکرام سے نوازا اور دربار میں ملازم رکھ لیا۔ جب محمود غزنوی کی ادب پروری اور ہنرنوازی کا شہرہ سنا تو وہ غزنین چلا گیا۔ سلطان، اس کے بھائی اور بیٹوں نے فرخی کی بڑی نوازش کی۔ فرخی قصیدہ نگاری میں ماہر سمجھا جاتا ہے۔

❖ ❖ ❖

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

تہنیتِ عید و مدحِ محمود

عید فرخ باد بر شاہِ جہان — جاودانہ شادمان و کامران
نعمتش پیوستہ و عمرش دراز — دولتش پایندہ و بختش جوان
سال و مہ لشکر کش و لشکر شکن — روز و شب کشور دہ و کشور ستان
تا جہان را پادشہ باید ھمی — پادشہ محمود باد اندر جہان
دشمن و بدگوی او را آبِ سرد — آتشِ سوزندہ بادا در دھان
شیرِ نر در کشورِ ایران زمین — از نہیبش کرد نتواند زیان
شکر ایزد کہ مارا خسروی است — کارساز و کاربین و کامران
خسروی با دولتی نیک و قوی — خسروی با لشکری کشن و گران
کس نداند گفت اندر ھیچ جنگ — پشت او دیدہ است بہمان و فلان
وقت آن آمد کہ در تازد بروم — نیزہ اندر دست و در بازو کمان
تاجِ قیصر بر سرِ قیصر زند — ھم چنان چون بر سرِ خان چترِ خان
تا خزان را تازہ گرداند بہار — تا ھوا را تیرہ گرداند خزان
تا بایام خزان نرگس بود — تا بہ ھنگامِ بہاران ارغوان

جز برای او متاباد آفتاب
جز بکامِ او مگرداد آسمان

(انتخاب از قصاید فرخی)

ABDIEL SOLUTIONS ABSOL PATNA

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

مشکل الفاظ کے معانی

فرخ	=	مبارک
پیوستہ	=	لگاتار
لشکر کشی	=	حملہ کرنا
کشور دہ	=	ملک دینے والا
خسرو	=	بادشاہ
کارِ بیں	=	مسئلہ پر غور کرنے والا
گشن	=	بھیڑ
بہمان و فلان	=	کوئی شخص
جاودانہ	=	ہمیشہ
پائندہ	=	قائم، باقی
لشکر شکن	=	مقابلے کی فوج کو شکست دینا
کشورستان	=	ملک فتح کرنے والا
کارساز	=	کام بنانے والا
کامران	=	مقصد حاصل کرنے والا، کامیاب
گراں	=	بھاری
تازد	=	حملہ کرے (تاختن مصدر سے فعل مضارع صیغہ واحد غائب)

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

غور کرنے کی باتیں

- فارسی شاعری کی پسندیدہ اور مقبول صنف قصیدہ ہے۔
- قصیدے کی وہ قسم، جس میں کسی کی تعریف ہو، اسے مدحیہ قصیدہ اور اگر کسی کی مذمت کی جائے تو اسے ہجویہ قصیدہ کہتے ہیں۔
- ایران میں فارسی زبان میں قصیدہ سرائی کا آغاز عرب شاعروں کی پیروی میں ہوا۔
- قصیدے کا پہلا شعر مطلع کہلاتا ہے۔ مطلع جس قدر برجستہ اور شگفتہ ہوگا قصیدہ اتنا ہی کامیاب ہوگا۔
- تشبیب کے بعد شاعر مدح کی طرف گریز کرتا ہے۔ گریز کا شعر ایسا ہونا چاہیے کہ سننے یا پڑھنے والے کو احساس بھی نہ ہو اور مدح شروع ہو جائے۔
- فارسی کے چند نامور قصیدہ گو شعرا یہ ہیں: انوری، سنائی، فرخی، منوچہری، خاقانی، قاآنی، عرفی۔

مختصر سوالات

۱- کس قسم کی نظم کو قصیدہ کہتے ہیں؟

۲- ترکیبی اعتبار سے قصیدوں کے کتنے حصے ہوتے ہیں؟

۳- فارسی کے مشہور قصیدہ نگاروں کے نام لکھیے۔

۴- فرخی کا نام کیا تھا؟

۵- فرخی کی ولادت کہاں ہوئی تھی؟

طویل سوالات

۱- محمود غزنوی سے اپنی واقفیت کا اظہار چند جملوں میں کیجیے۔

۲- محمود غزنوی کی مدح میں جو قصیدہ فرخی نے لکھا اس کا مفہوم پانچ جملوں میں لکھیے۔

۳- فرخی کے بارے میں جو کچھ معلوم ہے چند جملوں میں لکھیے۔

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

۴- فرخی نے کس صنف میں شاعری کی؟ لکھیے۔

۵- فرخی کے قصیدے کے کم سے کم دو شعر زبانی یاد کر لیجیے۔

عملی کام

۱- درج ذیل الفاظ کے معنی لکھیے :

تہنیت	....	کشور	....
مدح	....	پایندہ	....
فرخ	....	سوزندہ	....
جاودانہ	....	کارساز	....
شادمان	....	بدگو	....
کامران	....	کاربین	....

۲- "فصل بہار" اور "فصل خزاں" پر پانچ جملے لکھ کر اپنے استاد کو دکھایئے۔

۳- ایران اور روم کے بادشاہوں کو کس کس لقب سے یاد کرتے تھے؟ لکھیے۔

❖❖❖

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

مثنوی

فارسی میں مثنوی مشہور صنف شاعری ہے۔ مثنوی کے لغوی معنی ''دو'' کے ہیں۔ لیکن شاعری کی اصطلاح میں مثنوی وہ صنف سخن ہے، جس کے دونوں مصرعے میں قافیہ ہوتا ہے۔ جیسے:

دید موسیٰ یک شبانی را براہ
کو ہمی گفت ای کریم و ای الٰہ

اس شعر کے دونوں مصرعوں کے آخر میں راہ اور الٰہ قافیہ ہیں۔

مثنوی میں شعروں کی تعداد مقرر نہیں ہے۔ جیسا کہ غزل اور رباعی میں ہوتا ہے۔ مثنویاں اشعار کی تعداد کے اعتبار سے چھوٹی بھی ہوتی ہیں اور بڑی بھی۔ اس میں کسی تاریخی واقعہ، منظر یا اخلاقی وصوفیانہ خیالات کو ربط اور تسلسل کے ساتھ بیان کیا جاتا ہے۔ مضامین کے اعتبار سے مثنویوں کی بہت سی قسمیں ہوتی ہیں۔ رزمیہ، عشقیہ، اخلاقی، صوفیانہ، منظر وسماں وغیرہ۔ فارسی میں مثنوی نگار شاعروں میں فردوسی، سعدی، نظامی، رومی، جامی اور امیر خسرو خاص شہرت رکھتے ہیں۔

❖ ❖ ❖

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

مولانا روم

جلال الدین محمد بہاء الدین عرف مولانا روم ۶۰۴ھ مطابق ۱۲۰۷ء میں بلخ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد محترم سے حاصل کی۔ ان کا خاندان بعد میں بلخ سے نیشاپور منتقل ہو گیا۔ جلال الدین نے اپنے والد کے انتقال کے بعد مختلف شہروں میں جا کر تعلیم حاصل کی۔ تکمیل علوم ظاہری کے بعد درس و تدریس میں مشغول ہو گئے۔ وہ اپنے دور کے مشہور معلّمین میں شمار ہوتے تھے۔ علوم باطنی اور سلوک و معرفت کی طرف راغب ہوئے۔ شمس تبریز سے ملاقات ہوئی۔ ان کی شخصیت سے مولانا روم اس قدر متاثر ہوئے کہ ان کے ارادت مندوں میں شامل ہو گئے پھر اپنے پیر کی محبت میں اس قدر مستغرق ہو گئے کہ اپنا سب کچھ کھو بیٹھے۔ آخر ۶۷۲ھ مطابق ۱۲۷۳ء میں انتقال فرمایا اور قونیہ میں مدفون ہوئے۔ ان کی تصنیفات میں مثنوی کو شہرتِ دوام حاصل ہے، جس کے چھ ضخیم دفتر ہیں اور ہر دفتر ہزاروں ابیات پر مشتمل ہے۔ کل ابیات ۲۶ ہزار ہیں۔ اُن کی غزلوں کا بھی ایک مجموعہ ہے جو دیوان شمس تبریز کے نام سے مشہور ہے۔ ان کے سلسلۂ تصوف کو سلسلۂ جلالیہ یا سلسلہ مولویہ کہتے ہیں۔ اس سلسلے میں رقص و سماع کو خاص اہمیت حاصل ہے۔

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

حکایت شبان و موسیٰ

دید موسیٰ یک شبانی را براہ — کو ھمی گفت ای کریم و ای الٰہ
تو کجائی تا شوم من چاکرت — چارقت دوزم کنم شانہ سرت
ور ترا بیماری ای آید بہ پیش — من ترا غمخوار باشم ھم چو خویش
گر بہ بینم خانہ ات را بر دوام — روغن و شیرت بیارم صبح و شام
دستکت بوسم، بمالم پایکت — وقت خواب آید بروبم جایکت
ای فدای تو ھمہ بزھای من — ای بیادت ھی ھی و ھیھات من
زین نمط بیہودہ می گفت آن شبان — گفت موسیٰ با کہ استت ای فلان
گفت با آن کس کہ ما را آفرید — این زمین و چرخ ازان آمد پدید
گفت موسیٰ ھای خیرہ سر شدی — خود مسلمان ناشدہ، کافر شدی
گر نہ بندی زین سخن تو حلق را — آتشی آید بسوزد خلق را
شیر آن نوشد کہ در نشو و نما ست — چارق او پوشد کہ او محتاج پاست
دوستی ای بی خرد خود دشمنی ست — حق تعالیٰ زین چنین خدمت غنی ست
گفت ای موسیٰ دھانم دوختی — وز پشیمانی تو جانم سوختی
جامہ را بدرید و آھی کرد و تفت — سر نہاد اندر بیابان و برفت
وحی آمد سوی موسیٰ از خدا — بندہ ای مارا ز ما کردی جدا
تو برای وصل کردن آمدی — یا برای فصل کردن آمدی

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

هر کسی را سیرتی بنهاده ام   هر یکی را اصطلاحی داده ام
در حق او مدح در حق تو ذم   در حق او شهد و در حق تو سم
در حق او نور در حق تو نار   در حق او گل و در حق تو خار
ما برون ننگریم و قال را   ما درون بنگریم و حال را
گر خطا گوید اورا خاطی مگو   گر بود پُرخون شهید او را مشو
خون شہیدان را ز آب اولیٰ تر است   این خطا از صد صواب اولیٰ تر است
گر زبانش کج بود معنی ست راست   آن کجی ای لفظ مقبولِ خدا ست

(از مولانا جلال الدین رومی)

مشکل الفاظ کے معانی

شبان	=	چرواہا
کریم	=	بخشش کرنے والا، خدا تعالیٰ کا صفاتی نام
الٰہ	=	معبود، خدا
کجا	=	کہاں، سوالیہ لفظ ہے
چاکر	=	نوکر
چارق	=	جوتا
روغن	=	تیل، چکنائی
ھی ھی وھیہات	=	(کلمۂ افسوس)، افسوس
نمط	=	طرح

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

زین	از + این = اس سے
چرخ	آسمان
پدید آمدن	ظاہر ہونا، پیدا ہونا
خیرہ سر شدن	پاگل ہونا، ہوش و حواس کھو بیٹھنا
نشو و نما	بڑھنا، جسم کا بالیدہ ہونا
تفت	تفتن مصدر سے ماضی مطلق ہے۔ گرم ہوا
سر اندر بیابان نہادن	جنگل کی راہ لینا
وصل	جوڑنا، ملانا
فصل	جدا کرنا
مدح	تعریف
ذم	برائی
سم	زہر
درون	اندر، باطن
خاطی	غلطی کرنے والا
اولیٰ تر	زیادہ بہتر
صواب	درست
کجی	ٹیڑھا پن

ABDIEL SOLUTIONS ABSOL PATNA

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

غور کرنے کی باتیں

- اس میں ایک اولوالعزم پیغمبر حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ایک چرواہے کی گفتگو کو ڈرامائی انداز یا مکالمے کی صورت میں پیش کیا گیا ہے۔
- چرواہا اپنی سادگی میں خدا تعالیٰ سے مخاطب تھا۔ جس طرح ایک نوکر اپنے مالک کی خدمت کرتا ہے، اسی طرح وہ بھی خدا تعالیٰ کی خدمت کرنا چاہتا تھا۔ حضرت موسیٰ کو یہ اندازِ گفتگو پسند نہیں آیا اور اس کی گستاخی و شوخی پر اس کو خبردار کیا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ تمھاری اِن باتوں سے ناخوش ہوگا اور سزا دے گا۔ بیچارہ چرواہا یہ سن کر خوف زدہ ہو گیا۔ اپنے کپڑے پھاڑ دیئے اور جنگل کی راہ لی۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کے اس طریقۂ ہدایت کو پسند نہیں کیا اور کہا کہ میں بندے کے باطن اور خلوص کو دیکھتا ہوں۔ اس کے ظاہری عمل یا با ادب طرزِ گفتگو کو نہیں دیکھتا۔ اس لیے میرا بندہ مجھے جن الفاظ سے مخاطب کرے اور جس طرح مجھ سے محبت و عقیدت کا اظہار کرے، مجھے پسند اور محبوب ہے۔
- اس سے یہ تعلیم ملتی ہے کہ کسی کو نصیحت اس طرح کی جائے کہ اس کو بُرا نہ معلوم ہو۔
- اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کی فطرت کو الگ الگ بنایا ہے۔ کسی کے لیے کوئی لفظ مدح ہے تو دوسرے کے لیے وہی ذم ہے۔ کوئی چیز ہمارے لیے شربت ہے تو دوسرے کے لیے زہر ہے۔ عام مردے کو غسل دینا لازمی ہے، لیکن ایک شہید کو غسل دینا غلط ہے۔
- اس سے یہ بھی سبق ملتا ہے کہ اپنے طور وطریقہ کے سوا کسی کو دوسری طرح عمل کرتے ہوئے دیکھیں تو فوراً اسے برا نہ کہیں بلکہ برداشت سے کام لیں۔

---

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

مختصر سوالات

۱۔ مولانا روم کہاں پیدا ہوئے تھے؟
۲۔ مولانا کے پیر و مرشد کا کیا نام تھا؟
۳۔ مثنوی معنوی کس کی تصنیف ہے؟
۴۔ شبان و موسیٰ میں کتنے اشعار ہیں؟
۵۔ وحی کس پر نازل ہوتی ہے؟

طویل سوالات

۱۔ مولانا روم کی زندگی کے حالات کو دس جملوں میں لکھیے۔
۲۔ شبان و موسیٰ کی حکایت کو مختصر طور پر اپنے الفاظ میں لکھیے۔
۳۔ اس کہانی سے ہمیں کیا کیا سبق ملتا ہے؟ اختصار سے بیان کیجیے۔
۴۔ ''شوم، دوزم، بینم'' کون سے فعل ہیں اور ان کا کون سا صیغہ ہے؟
۵۔ ''دستکت، پاپکت اور جاپکت'' کے آخر میں ت کیسی ہے اور یہ متصل ہے یا منفصل؟
۶۔ مندرجہ ذیل اشعار کا ترجمہ اور تشریح کیجیے:

(الف) تو برای وصل کردن آمدی
یا برای فصل کردن آمدی

(ب) ما برون ننگریم و قال را
ما درون بنگریم و حال را

(ج) خون شہیدان را ز آب اولیٰ تر است
این خطا از صد صواب اولیٰ تر است

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

عملی کام

۱- مندرجہ ذیل مصادر سے فعل مضارع بنائیے اور اُن کی گردان لکھیے۔

مالیدن ....

بوسیدن ....

کردن ....

سوختن ....

۲- اس سبق کے متضاد الفاظ کو چنیے۔

❖❖❖

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

رُباعی

اس کا لغوی معنی ''چار'' ہے۔ شاعری کی اصطلاح میں رباعی اُس صنف شاعری کو کہتے ہیں جس میں چار مصرعے ہوتے ہیں۔ جس کے پہلے، دوسرے اور چوتھے مصرعے کے آخر میں قافیہ اور ردیف ہوتے ہیں لیکن تیسرے مصرع کے آخر میں نہیں ہوتا۔ جیسے:

جانم بفدائے آنکہ چون اھل بود　　سر در قدمش اگر نہم سہل بود
خواھی کہ بدانی بہ یقین دوزخ را　　دوزخ بہ جہان صحبت نا اھل بود

مندرجہ بالا رباعی کے پہلے، دوسرے اور چوتھے مصرعے کے آخر میں بالترتیب ''اہل، سہل اور اہل'' قافیے ہیں اور ''بود'' ردیف ہے۔ مگر تیسرا مصرعہ قافیہ و ردیف سے عاری ہے۔

رباعی کے اوزان مخصوص ہیں۔ بحر ہزج سے رباعی کے اوزان متعین ہیں۔ رباعی میں عموماً فلسفہ، تصوف، عشق و محبت، حکمت و اخلاق، سیاست و معاشرت کے مضامین بیان ہوتے ہیں۔

فارسی میں مولانا روم، افضل کوھی، ابن یمین، سرمد اور خیام وغیرہ شعرا نے رباعیاں کہی ہیں۔ اس کتاب میں خیام اور سرمد کی صرف ۲،۲ رباعیاں شامل ہیں۔

❖❖❖

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

عمر خیّام

ان کا پورا نام حکیم ابو الفتح عمر بن ابراہیم الخیام تھا۔ یہ نیشاپور میں پیدا ہوئے۔ فلسفہ، نجوم، علم الحساب اور علم ہیئت میں اپنے عصر پانچویں صدی ہجری کے اواخر اور چھٹی صدی ہجری کے اوائل کے دانشوروں میں امتیازی حیثیت کے مالک تھے۔ انھوں نے تفریح طبع کے طور پر رباعیاں کہی ہیں۔ لیکن انھوں نے اپنی رباعیوں میں زندگی کے بارے میں اپنے نظریات، رنج وغم سے پرہیز اور ماضی و مستقبل کی فکر سے دور، حال میں مست رہنے کی تلقین کی ہے۔ ان کی رباعیات کا ترجمہ دنیا کی ہر بڑی زبان میں ہو چکا ہے۔ خیام کا انتقال چھٹی صدی ہجری کی ابتدا میں ہوا۔ نیشاپور میں ہی ان کا مزار ہے۔

خیام کا مزار

❖❖❖

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

رباعیاتِ خیّام

(ا)

بیگانہ اگر وفا کند خویشِ من است
ور خویش جفا کند بداندیشِ من است
گر زہر موافقت کند تریاق است
ور نوش مخالفت کند نیشِ من است

مشکل الفاظ کے معانی

بیگانہ	=	غیر
وفا	=	وعدہ کو پورا کرنا
خویش	=	اپنا
بداندیش	=	برا سوچنے والا، مراد دشمن
موافقت	=	مطابق ہونا
تریاق	=	زہر کی دوا
نوش	=	شربت
نیش	=	ڈنک مارنا، یہاں مراد زہر ہے

ABDIEL SOLUTIONS ABSOL PATNA

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

(۲)

ای دوست غمِ جہانِ بیہودہ مخور
بیہودہ غمِ جہانِ فرسودہ مخور
چون بود گذشت و نیست نابود پدید
خوش باش و غمِ جہانِ نابودہ مخور

مشکل الفاظ کے معانی

بیہودہ	=	بیکار، ناشائستہ
فرسودہ	=	گھسا ہوا، پرانا، فرسودن مصدر سے ہے
پدید	=	ظاہر
مخور	=	مت کھاؤ، خوردن مصدر سے فعل نہی ہے

ABDIEL SOLUTIONS ABSOL PATNA

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

غور کرنے کی باتیں

- مندرجہ بالا رباعی سے خیام کی فطرت اور مزاج پر روشنی پڑتی ہے۔ خیام ایسا شاعر ہے جو وفا کرنے والے کو اپنا دوست اور بدعہدی کرنے والے کو اپنا دشمن اور غیر تصور کرتا ہے۔ کوئی چیز اگر ہمارے مزاج کے موافق ہے تو وہ زہر ہونے کے باوجود ہمارے لیے مفید ہے اور اگر کوئی شے ہماری طبیعت سے مناسبت نہیں رکھتی ہے تو وہ شیریں ہونے کے باوجود ہمارے لیے زہر ہلاہل سے کم نہیں ہے۔ اسی حقیقت کو شاعر نے بیان کیا ہے۔ اسی اصول کے مطابق ہمیں بھی اپنی زندگی میں اچھے برے اور دوست دشمن میں تمیز کرنا چاہیے۔ نہ کسی کو بلاوجہ دشمن سمجھنا چاہیے اور نہ بلا تجربہ ہمدرد و دوست سمجھنا چاہیے۔
- دوسری رباعی میں خیام نے ماضی و مستقبل کی فکر سے بے نیاز رہنے اور اپنی موجودہ حالت کو ان کی فکر میں خراب نہیں کرنے کی تلقین کی ہے۔

مختصر سوالات

۱- رباعی میں کتنے اشعار ہوتے ہیں؟
۲- اس کا نام رباعی کیوں ہے؟
۳- رباعی کے لیے کون سی بحر مقرر ہے؟
۴- خیام کی وفات کس عمر میں ہوئی تھی؟
۵- فارسی کے رباعی گو شعرا میں سب سے زیادہ شہرت کس کی ہے؟

ABDIEL SOLUTIONS ABSOL PATNA

طویل سوالات

۱- عمر خیام کی پہلی رباعی کی وضاحت اپنے الفاظ میں کیجیے۔

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

۲- دوسری رباعی میں شاعر نے جن خیالات کا اظہار کیا ہے اگر آپ اس سے اتفاق رکھتے ہیں تو مدلل بیان کیجیے۔

۳- ''جہانِ فرسودہ'' کون سا مرکب ناقص ہے اور یہ مرکب کیسے بنایا جاتا ہے؟

۴- نخور کون سا فعل ہے اور اس کے بنانے کا کیا طریقہ ہے؟

۵- مندرجہ ذیل مصادر سے فعل نہی بنائیے

آمدن ....

رفتن ....

گفتن ....

نشستن ....

عملی کام

۱- مندرجہ ذیل جملوں کا فارسی میں ترجمہ کیجیے:

- بری بات مت بولو۔
- زیادہ مت کھاؤ۔
- نماز وقت پر ادا کرو۔
- برے لوگوں کے ساتھ مت بیٹھو۔
- وقت پر اسکول جاؤ۔

❖ ❖ ❖

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

سرمد

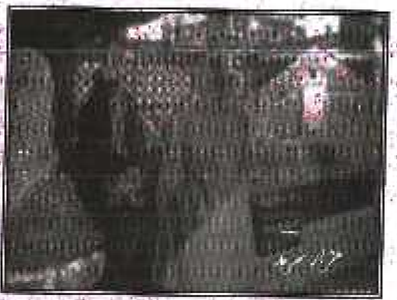

ان کا اصل نام کیا تھا۔ یہ کہ اور کہاں پیدا ہوئے تھے، اس کا کسی تذکرے میں ذکر نہیں ملتا۔ غا ایہ آرمینیا کے رہنے والے تھے۔ قبلاً یہ یہودی یا عیسائی تھے۔ تجارت پیشہ تھے۔ شاہ جہاں کے دورِ حکومت میں ہندوستان آئے۔ جب ان ، سندھ کے علاقہ ٹھٹھ سے ہوا تو ایک لڑکے پر عاشق ہو گئے۔ اس کے عشق میں اس قدر بیخود ہو گئے کہ مجذوبانہ کیفیت پیدا ہوگئی اور عریاں رہنے لگے۔ دہلی آئے تو داراشکوہ سے ملاقات ہوئی۔ وہ ان کا معتقد ہو گیا۔ ان کی عریانیت اور بدعقیدگی کی خبر اورنگ زیب کو ہوئی تو انھوں نے لباس پہننے کی درخواست کی اور کلمہ پڑھنے کو کہا۔ لباس پہننے سے اعتراض کیا اور کلمہ صرف لَاۤ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ تک ہی پڑھا۔ پورا کلمہ پڑھنے سے انکار کر دیا۔ علماء نے کفر کا فتویٰ دیا اور وہ قتل کر دیے گئے۔ یہ واقعہ ۱۶۶۱ء کا ہے۔ قتل کے بعد لوگوں نے انھیں شہید کا لقب دیا۔

❖❖❖

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

رباعیاتِ سرمدؔ

(۱)

احوال شد از زشتی اعمال تباہ
جز فضلِ خدا نیست دگر جای پناہ
ہر چند کہ من ضعیف و ابلیس قوی است
لا حول ولا قوۃ الّا باللّٰہ

مشکل الفاظ کے معانی

احوال	=	حال کی جمع ہے
زشتی	=	خرابی، برائی
اعمال	=	کام، عمل کی جمع
جز	=	سوا
فضل	=	عنایت، بخشش
ہر چند	=	اگرچہ
ضعیف	=	کمزور
قوی	=	مضبوط، توانا
الّا	=	مگر

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

(۲)

بکشای دری کہ در کشایندہ تویی
بنمای رہی کہ رہ نمایندہ تویی
من دست بہ ہیچ دستگیری ندہم
کاینہا ہمہ فانی اند و پایندہ تویی

مشکل الفاظ کے معانی

بکشا	=	کھول دو، کشادن مصدر سے فعل امر ہے
در	=	دروازہ، میں
بنما	=	دکھا دے، نمودن مصدر سے فعل امر ہے
دستگیر	=	ہاتھ پکڑنے والا، مددگار، اسم فاعل سماعی ہے
ندہم	=	میں نہیں دوں گا
فانی	=	فنا ہونے والا
پایندہ	=	باقی رہنے والا، پاییدن مصدر سے اسم فاعل قیاسی ہے

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

غور کرنے کی باتیں

- ❖ برا کام کرنے کا انجام بُرا ہوتا ہے۔
- ❖ انسان کی زندگی پر اس کا بُرا اثر پڑتا ہے۔
- ❖ انسان کمزور ہے۔ ہر وقت اسے شیطان سے خطرہ ہے۔
- ❖ اللہ کی مدد ہی انسان کو گناہ اور شیطان سے بچا سکتی ہے۔
- ❖ اللہ سے ہی ہمیں مدد کی درخواست کرنا چاہیے۔ اس کے سوا کوئی ہماری نصرت کے لائق نہیں ہے۔

مختصر سوالات

۱- سرمد کو شاعری کی کس صنف میں شہرت حاصل تھی؟
۲- سرمد کی شہادت کس بادشاہ کے زمانے میں ہوئی؟
۳- انھیں کس جرم میں قتل کیا گیا؟
۴- انسان کے حالات کیوں خراب ہوتے ہیں؟
۵- ہمارا اصلی اور دوامی مددگار کون ہے؟

طویل سوالات

۱- سرمد کی پہلی رباعی کے آخری مصرعے لاقوۃ الا باللہ کا مفہوم کیا ہے؟
۲- شاعر نے رہنمائی اور درکشائی کی درخواست کس سے اور کیوں کی ہے؟ اسے مختصر لفظوں میں بیان کیجیے۔
۳- ہمیں فانی ذات سے کیوں نہیں مدد مانگنی چاہیے؟ بیان کیجیے۔
۴- "تویی" کی ضمیر کس کے لیے استعمال ہوئی ہے اور کیوں؟ جواب دیجیے۔
۵- دوسری رباعی کی تشریح اپنے الفاظ میں کیجیے۔

https://www.studiestoday.com

https://www.studiestoday.com

۶- پہلی رباعی کی روشنی میں ہمارا عمل کیسا ہونا چاہیے۔ اسے مختصر طور پر بیان کیجیے۔

عملی کام

۱- فعل امر بنانے کا قاعدہ مثال کے ساتھ لکھیے۔

۲- مندرجہ ذیل مصادر سے فعل امر کی گردان معنی کے ساتھ لکھیے:

کشادن ....

نمودن ....

❖ ❖ ❖

https://www.studiestoday.com